عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ
ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

جلد: ۳۹ | ۷تا۱۳/شعبان المعظم ۱۴۴۱ھ مطابق یکم تا۷/اپریل ۲۰۲۰ء | شمارہ:۱۳

چارہ گران وطن کی تلاش

ماہ شعبان اور شب برأت

کرونا کے خطرات اور حفاظتی اقدامات

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.info
http://www.khatm-e-nubuwwat.com
Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
Email: editorkn@yahoo.com

حق وراثت

س:......وراثت کے حوالے سے ایک مسئلہ کا حل درکار ہے، جب میرے والد مرحوم کا انتقال ہوا تو میں اور میری سگی بہن کے علاوہ میری سوتیلی والدہ اوران کے دو بیٹے اور تین بیٹیاں حیات تھیں، ابھی حال ہی میں جبکہ والد مرحوم کی ایک جائیداد فروخت کی گئی ہے تو میں اور میری مرحومہ سگی بہن کے شوہر دو بیٹے اور ایک بیٹی اور میری مرحومہ سوتیلی والدہ کے دو بیٹے اور تین بیٹیاں حیات ہیں، ارشاد فرمائیں کہ جائیداد کی رقم کی تقسیم کس حساب سے ہوگی؟ امید ہے کہ مشکور فرمائیں گے۔

ج:......آپ کے والد ماجد کی کل جائیداد میں سے آٹھواں حصہ آپ کی سوتیلی والدہ اور مرحوم کی بیوہ کو ملے گا اور باقی میں سے ہر بیٹے کو دوہرا اور بیٹی کو اکہرا حصہ ملے گا، گویا والد کی جائیداد کے ۸۰ حصے ہوں گے تقسیم کا نقشہ حسب ذیل ہوگا:

۸۰ حصے:

بیوہ	بیٹا	بیٹا	بیٹا
۱۰	۱۴	۱۴	۱۴
بیٹی	بیٹی	بیٹی	
۷	۷	۷	

گواہوں کے بغیر نکاح

س:......ایک شخص نے بغیر گواہ اور وکیل کے نکاح کرلیا، انہوں نے قرآن اور اللہ کو سامنے رکھ کر یہ نکاح کیا، جبکہ ان کا کہنا ہے کہ نکاح کے لئے ضروری نہیں کہ کوئی گواہ یا وکیل ہو اور اللہ اور قرآن ہی سب سے بڑا گواہ اور وکیل ہے، سوال یہ ہے کہ کیا یہ نکاح درست ہے؟

ج:......اگر زوجین یعنی میاں بیوی مجلس نکاح میں موجود ہوں تو وکیل کی ضرورت تو نہیں البتہ نکاح کے لئے دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتوں کا گواہ ہونا نکاح کے لئے شرط ہے۔ اگر کسی نے گواہوں کے بغیر نکاح کیا تو وہ نکاح منعقد نہیں ہوگا، قرآن کو گواہ بنانا ناجائز اور حرام ہے۔ جو لوگ ایسا کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ہمارا نکاح ہوگیا ہے وہ زنا کاری کے مرتکب ہوں گے۔

رسم ورواج کی جکڑ بندیاں

س:......میں سرکاری ملازمت کرتا ہوں لیکن اب تک میری شادی نہیں ہوئی، اس کی وجہ یہ ہے کہ مجھے جہیز سے نفرت ہے جبکہ ہمارے علاقے میں لڑکے والے جہیز دیتے ہیں، جو تقریباً ایک لاکھ تک ہوتا ہے، جبکہ میری مالی حالت درست نہیں ہے، اس بارے میں کیا حکم ہے؟

ج:......شریعت نے نکاح کو آسان بنایا تھا اور زنا کو مشکل، مگر افسوس کہ اب لوگوں نے رسم ورواج کی جکڑ بندیوں میں اپنے آپ کو جکڑ کر نکاح کو مشکل بنا دیا ہے۔ آپ کسی دوسری برادری میں نکاح کرلیں اور مناسب حق مہر کا انتظام کرلیں اور اپنی پاکیزہ زندگی گزاریں، دیکھا جائے تو موجودہ دور میں اکثر وبیشتر بے راہ رویوں اور زنا کاریوں کا سبب یہی رسم ورواج ہے، کیونکہ جب کسی کے پاس اتنی رقم نہ ہوگی تو وہ نکاح کے بجائے غلط کاری کی راہ اختیار کرے گا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

ہفت روزہ

ختم نبوت

مجلس

مجلس ادارت

مولانا سیّد سلیمان یوسف بنوری، صاحبزادہ مولانا عزیز احمد،
علامہ احمد میاں حمادی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی،
مولانا قاضی احسان احمد

جلد:۳۹ ۷تا۱۳ شعبان المعظم ۱۴۴۱ھ مطابق یکم تا۷ اپریل ۲۰۲۰ء شمارہ:۱۳

سرپرست

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ
حضرت مولانا حافظ ناصرالدین خاکوانی مدظلہ

مدیر اعلیٰ

مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ

مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر

مولانا محمد اعجاز مصطفی

معاون مدیر

عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
منظور احمد میؤ ایڈووکیٹ

سرکولیشن مینجر

محمد انور رانا

تزئین و آرائش:

محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان خان

اس شمارے میں!

آفاتِ سماوی کے اسباب اور اس کا تدارک	5	محمد اعجاز مصطفی
چارہ گرانِ وطن کی تلاش	۹	حضرت مولانا عزیز الرحمٰن
ماہِ شعبان اور شب برأت	۱۱	مولانا محمد نجیب قاسمی
کرونا کے خطرات اور حفاظتی اقدامات	۱۵	رانا اعجاز حسین
جان لیوا کرونا وائرس.... اسباب ومحرکات	۱۷	مولانا محمد زکریا نعمانی
حافظ محمد سفیان انور کی رحلت	۱۹	مولانا عزیز الرحمٰن رحمانی
مولانا شجاع آبادی کے دعوتی وتبلیغی اسفار	۲۱	ادارہ
عدالتی تحقیقاتی کمیشن کے ۷ سوالات کے جواب (۵)	۲۵	بیان: مولانا محمد علی جالندھریؒ

زرتعاون

امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۱۰۰ڈالر یورپ، افریقہ: ۸۰ڈالر، سعودی عرب،
متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۷۰ڈالر
فی شمارہ ۱۵روپے، ششماہی: ۳۵۰/روپے، سالانہ: ۷۰۰روپے

WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT, A/c# 0010010964680019
IBAN NO. PK68ABPA0010010964680019 (انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر)
AALMIMAJLISTAHAFFUZKHATM-E-NUBUWWAT 0010010964710018
IBAN NO. PK45ABPA0010010964710018 (انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر)
Allied Bank Binori Town Branch Code: 0159 Karachi.

بیاد

امیر شریعت مولانا سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر حضرت مولانا سیّد محمد یوسف بنوریؒ
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ
حضرت مولانا سیّد انور حسین نفیس الحسینیؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ
شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ
شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی، فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷، فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:32780337, Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶
Hazori Bagh Road Multan
Ph:061-4783486

لندن آفس:
35,Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری مطبع: القادر پرنٹنگ پریس طابع: سیّد شاہد حسین مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

سحبان الہند حضرت مولانا
احمد سعید دہلویؒ

انبیاءِ سابقین سے خطاب

حدیث قدسی ۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے اپنے رب سے خطاب کرتے ہوئے عرض کی: الٰہی! تجھے اپنے بندوں میں سے کون سا بندہ زیادہ محبوب ہے تاکہ تیری محبت کے سبب سے میں بھی اس سے محبت کروں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے داؤدؑ! مجھے اپنے بندوں میں سب سے زیادہ محبوب وہ بندہ ہے جس کا دل متقی ہو اور جس کی ہتھیلیاں پاک ہوں، کسی سے بُرائی نہ کرتا ہو، کسی کی چغل خوری کرنے کے لئے اس کا قدم نہ اٹھتا ہو اور وہ ایسا مستقل ہو کہ پہاڑ اپنی جگہ سے ٹل جائے مگر وہ نہ ٹلے اور ہمیشہ مجھ سے محبت کرتا ہو اور جو مجھ سے محبت کرے، اس سے بھی محبت کرتا ہو اور میرے بندوں کو میرا دوست بناتا ہو۔ حضرت داؤد علیہ السلام نے عرض کیا: اے میرے رب! تو جانتا ہے کہ میں تجھ کو دوست رکھتا ہوں اور جو تجھ سے محبت کرتا ہوں اس کو بھی دوست رکھتا ہوں لیکن تیرے بندوں کو تیرا دوست کیونکر بناؤں؟ ارشاد ہوا: ان کے سامنے میری نعمتیں اور میری بلائیں اور میری گرفت کا ذکر کیا کرو، اے داؤدؑ! میرے بندوں میں کوئی ایسا شخص نہیں ہے جو کسی مظلوم کی مدد کرے یا اس کا حق دلانے کے لئے چلے مگر یہ کہ میں اس کو ثابت قدم رکھوں گا جس دن قدم پھسلتے ہوں گے۔ (ابن عساکر) یعنی میرے بندوں کے سامنے میری رحمت اور میری گرفت کا ذکر کرو تاکہ ان کے دل میں میری محبت پیدا ہو جائے۔ جس دن قدم پھسلتے ہوں گے یعنی قیامت کے دن۔

حدیث قدسی ۳: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ حضرت داؤدؑ نے عرض کیا: الٰہی! کسی جنازے کے ساتھ قبر تک جائے اور یہ فعل محض تیری رضا مندی کے لئے کرتے ہیں تو اس کا کیا بدلہ ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ایسے آدمی کے جنازے کے ساتھ فرشتے جائیں گے اور اس کی روح پر رحمت کی دعا کریں گے، پھر حضرت داؤدؑ نے کہا: الٰہی! جو کسی غمگین اور مصیبت زدہ کے ساتھ ہمدردی کرے اور اس کو تسلی دے اور یہ فعل اس کا تیری رضا مندی کے لئے ہو تو اس کا بدلہ کیا ہے؟ ارشاد ہوا: میں اس کو تقویٰ کا لباس عطا کروں گا اور آگ سے بچا کر اس کو جنت میں داخل کروں گا، پھر حضرت داؤدؑ نے عرض کیا: الٰہی! جو تیری رضا مندی کی غرض سے کسی یتیم اور بیوہ کی سرپرستی کرے، اس کا کیا بدلہ ہے؟ ارشاد ہوا: اس کو میں اس دن اپنے سایہ میں رکھوں گا، جس دن سوائے میرے سائے کے کہیں سایہ نہ ہوگا، پھر حضرت داؤدؑ نے عرض کیا: یا اللہ! تیرے خوف سے جس کے آنسو اس کے رخساروں پر بہہ جائیں اس کا کیا بدلہ ہے؟ ارشاد ہوا: اس کے منہ کو جہنم کی لپٹ سے بچالوں گا اور قیامت کے دن گھبراہٹ سے اس کو محفوظ رکھوں گا۔ (ابن عساکر، دیلمی)

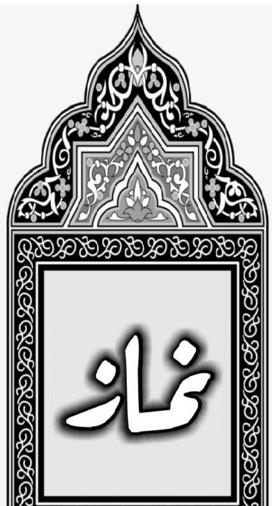

حضرت مولانا مفتی محمد نعیم دامت برکاتہم

نمازِ تراویح

س:...... دورانِ تراویح بعض حفاظ کرام آنے والے سجدۂ تلاوت کے متعلق نماز شروع کرنے سے قبل ہی اعلان کر دیتے ہیں اور بعض اعلان نہیں کرتے، اس میں بہتر صورت کیا ہے؟

ج:...... بہتر تو یہی ہے کہ ایسی رکعت کے شروع کرنے سے قبل ہی اعلان کر دیا جائے کہ پہلی یا دوسری رکعت میں سجدہ ہے، اگر کسی وجہ سے اعلان کرنا بھول جائے تو تلاوت کے سجدے میں جانے والی تکبیر کو قدرے طول دے تاکہ نمازیوں کو اس بات کی اطلاع ہو جائے کہ امام صاحب رکوع میں نہیں بلکہ سجدے میں جا رہے ہیں۔

س:...... قرآن پاک کے نماز تراویح میں پڑھنے، سننے کی تکمیل پر شیرینی تقسیم کرنے کے حوالے سے شریعت کی کیا تعلیم ہے؟

ج:...... کسی بھی خوشی کے موقع پر شیرینی تقسیم کرنے کا جواز شریعت سے ثابت ہے، یہ ایک خوشی کا اظہار ہے جس سے شریعت نے منع نہیں فرمایا ہے، البتہ اس میں کچھ تفصیلات ہیں جو کہ درج ذیل ہیں: (۱) اگر مسجد میں جمع شدہ چندے سے شیرینی تقسیم کی جا رہی ہے تو یہ چندہ مسجد کی لازمی ضروریات کے لئے دیا گیا ہوتا ہے اس کا غیر لازم اخراجات پر خرچ کرنا چندہ دینے والوں کی اجازت کے بغیر ناجائز کہا جائے گا۔ (۲) اگر شیرینی کے لئے الگ مستقل چندہ کیا جاتا ہے اور چندہ دینے والے بادلِ نخواستہ یا جبر سمجھ کے دیتے ہیں تو ایسے چندوں کا لیا جانا لازمی ضروریات کے لئے بھی ناجائز ہے، اس لئے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ کسی کے نفس کی خوشی کے بغیر اس کا مال لینا ہی ناجائز ہے (نفس تو اپنی جان پر خرچ کرنے پر بخیل ہے تو دوسروں کے لئے خوشی سے دینے پر کیسے آمادہ ہوگا؟)۔ (۳) شیرینی کی تقسیم، حافظ صاحب وغیرہ کو پھولوں کا ہار پہنانے میں مسجد کے تقدس و آداب کا لحاظ نہیں رکھا جاتا۔ (۴) ہر سال شیرینی کی تقسیم کی پابندی نے اسے جواز کے درجے سے نکال کر وجوب کے درجے میں پہنچا دیا ہے اور تراویح کا لازمی جزو بن کر رہ گیا ہے، جس کا چھوڑ دینا ہی دین ہے، لہٰذا اس کے چھوڑ دیئے جانے میں ہی عافیت ہے، البتہ عمومی چندے کے بجائے اگر کچھ لوگ اپنے ذاتی مال سے بغیر کسی جبر و اکراہ کے اپنی طرف سے انتظام کرلیں، مسجد سے باہر تقسیم کریں اور کسی کسی سال ناغہ (شیرینی کی تقسیم کی چھٹی) کرلیا کریں تاکہ عام لوگوں اور بچوں کے ذہنوں سے اس کا تراویح کا لازمی جزو ہونا نکل جائے۔

اداریہ

محمد اعجاز مصطفیٰ

آفاتِ سماوی کے اسباب اور اس کا تدارک!

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمدللہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی

چونکہ پوری دنیا کرونا وائرس کے خوف میں مبتلا اور پریشان ہے، اس کی حقیقت، اس کے اسباب اور وجوہات ابھی تک کسی کو معلوم نہیں، لیکن ایک انجانا خوف اور ڈر پوری دنیا کے قلوب واذہان پر حاوی اور طاری ہے۔ اس لئے جمعۃ المبارک کے بیان کا موضوع اس کو بنایا گیا، افادۂ عام کی غرض سے اس بیان کو قارئین کے لئے ہدیہ کیا جاتا ہے:

آپ حضرات اخبارات میں حالات پڑھ رہے ہیں کہ آج کل دنیا اللہ تعالیٰ کے غصہ کی لپیٹ میں ہے، کافر بھی اور مسلمان بھی، کافروں کے ممالک بھی اس کی زد میں ہیں اور مسلم ممالک بھی اس کی زد میں ہیں۔ لیکن عمومی حالت یہ ہو رہی ہے کہ اس کو بجائے اللہ کی ناراضی اور اس کا عذاب سمجھنے کے طرح طرح کی باتیں اور اس پر مختلف تبصرے کر کے اپنے اپنے اعتبار سے بڑا لطف اور مزے لے رہے ہیں۔ یہ بہت بڑی آزمائش ہے، کیونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا ہمیشہ سے قانون یہ رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ جب کسی قوم کو تباہ کرنا چاہتے ہیں تو ان کے دلوں پر قفل یعنی تالے لگا دیتے ہیں۔ دلوں پر بھی تالے لگ جاتے ہیں، دماغ پر بھی تالے لگ جاتے ہیں، سوچ پر بھی تالے لگ جاتے ہیں اور زبانوں پر بھی تالے لگ جاتے ہیں۔ ہونا تو یہ چاہئے کہ جب بھی کسی موذی مرض یا وبا کا سنیں یا دیکھیں تو فوراً اللہ کی طرف رجوع کریں، کیونکہ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔ بیماری بھی اللہ کی مخلوق ہے اور اللہ کے حکم سے آتی ہے۔ جب اللہ تعالیٰ بندوں سے ناراض ہوتے ہیں تو پھر اللہ تعالیٰ کا عذاب ان تک بھی پہنچتا ہے جن پر ناراض ہوتے ہیں اور ان تک بھی پہنچتا ہے جن سے اللہ راضی ہوتے ہیں۔ نافرمانوں اور کافروں کے لئے تو یہ عذاب ہوتا ہے اور نیک لوگوں کے لئے وہی چیز جب اللہ تعالیٰ نے ان کو درجہ دینا ہو، ان کو مقام دینا ہو اور آخرت کے حساب سے ان کو چھٹکارا دینا ہو تو وہ ان کے لئے رحمت اور ان کے فائدے کا سبب بن جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کو اپنی مخلوق میں تصرف کا اختیار حاصل ہے، لیکن جو بات کہنی اور سنانی ہے وہ یہ کہ ہم اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں، اللہ کی مخلوق ہیں، ہمارا عقیدہ ہے کہ سب کچھ اللہ کے حکم سے ہوتا ہے۔ ان حالات میں ایک مسلمان بندے کا یہ فریضہ بن جاتا ہے کہ وہ ایسے کام کرے جن سے اللہ تعالیٰ راضی ہوں۔ اگر ہم نے اللہ تعالیٰ کو ناراض بھی کیا ہے تو اب راضی کرلیں۔

حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارہ میں آتا ہے کہ وہ ہر معاملہ میں اللہ تعالیٰ کو پکارتے تھے اور وہ فرماتے تھے:

ترجمہ:’’ کھانا بھی وہی کھلاتا ہے، پانی بھی وہی پلاتا ہے، جب میں بیمار ہوتا ہوں تو شفا بھی وہی دیتا ہے، موت بھی وہی دیتا ہے، زندگی بھی وہی دیتا ہے۔‘‘(الشعرآ:۷۹تا۸۲)

یعنی تمام اختیارات کا منبع اور سرچشمہ اللہ کی ذات ہے۔ اللہ کے بندے اللہ کو راضی کرنے والے اعمال کریں تو اللہ کی طرف سے رحمتوں کا نزول ہوتا ہے اور اگر اللہ تعالیٰ ناراض ہو جائیں تو پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے مخلوق کے لئے تنگی کے فیصلے بھی آتے ہیں۔ تو اب اللہ تعالیٰ کو کیسے راضی کریں؟

قرآن کریم نے کئی مقامات پر اس بات کی نشاندہی فرمائی ہے کہ اللہ کو راضی کرنے کا سب سے آسان نسخہ یہ ہے کہ ماقبل میں جو کچھ اعمال ہوئے، ماضی میں جو کچھ ہوا، اس پر تو اللہ سے استغفار ہونا چاہئے، ندامت ہونی چاہئے اور آئندہ کے لئے اللہ کی طرف رجوع کرو۔ ہر معاملہ میں توجہ اللہ کی طرف رکھو... اللہ آسمان سے تمہارے لئے بارش برسائیں گے، کیونکہ قوم عاد کو جو تباہ کیا تھا وہ قحط سالی سے تباہ کیا تھا۔ قحط ہو گیا تھا، آسمان سے بارش برسنا بند ہو گئی، زمین نے غلہ اگانا بند کر دیا، قحط اور پریشانی میں تھے، پھر جب عذاب آتا دیکھا تو بڑے خوش ہوئے کہ یہ ہمارے لئے بادل آرہا ہے اور ہمارے اوپر بارش برسائے گا، حالانکہ وہ بادل نہیں تھا، اللہ کا عذاب تھا۔ تو اللہ آسمان سے بارش برسائے گا۔’’ **ویمددکم باموال وبنین** ‘‘(نوح:۱۲) اللہ تعالیٰ تمہارے مالوں اور تمہاری اولاد میں اضافہ فرمائیں گے۔ تمہارے لئے باغات بنادیں گے، نہریں بنادیں گے اور دوسری جگہ فرمایا:’’ **ویزدکم قوۃ الیٰ قوتکم** ‘‘(ھود:۵۲)’’اللہ تعالیٰ آسمان سے بارش برسائیں گے اور تمہاری قوت میں اور اضافہ کر دیں گے۔‘‘ ’’ **ولاتتولوا مجرمین** ‘‘(ھود:۵۲)’’مجرم بن کر اللہ سے روگردانی مت کرو۔‘‘

میرے بھائیو! جہاں اللہ کے ایسے بندے ہیں جو ہر وقت اللہ کی طرف رجوع کرتے ہیں، نماز پڑھتے ہیں، ذکر کرتے ہیں اور جتنا ہو سکتا ہے صدقہ اور خیرات کرتے ہیں، یہ بھی اللہ کے بندے موجود ہیں۔ الحمدللہ! اور یہ وہ چیزیں ہیں جن سے اللہ راضی ہوتا ہے۔ اللہ کی عبادات کرنا، اللہ کے حکم کو ماننا، صدقہ اور خیرات کرنا، اللہ کو یہ چیزیں بہت پسند ہیں۔ اس سے مصیبتیں ٹل جایا کرتی ہیں۔’’ **ان الصدقہ لتطفیٔ غضب الرب وتدفع میتۃ السوء** ‘‘(مشکوٰۃ، ص:۱۶۷) یہ صدقہ جو ہے اللہ تعالیٰ کے غصہ کو ٹھنڈا کرتا ہے اور بری موت سے بچاتا ہے۔ اس لئے ہر کام شروع کرنے سے پہلے، ہر سفر شروع کرنے سے پہلے آدمی کچھ نہ کچھ صدقہ کر دیا کرے۔ یہ بہت اچھا ہوتا ہے کہ اللہ کا غصہ ٹھنڈا ہوتا ہے اور بری موت سے آدمی بچتا ہے۔ اللہ نے صدقہ میں یہ کمال رکھا ہے۔ تو میں نے کہا کہ جہاں یہ لوگ بھی ہیں، وہاں آج آپ دیکھ لیں کہ ایسے لوگ بھی موجود ہیں جو ہر معاملہ میں اللہ کو ناراض کر رہے ہیں۔

دیکھئے! فیصلہ میرے اللہ کی جانب سے ہر زمانہ میں یوں ہوتا ہے کہ غلبہ کس کا ہے؟ اگر چند لوگ ہیں، نیکوکار ہیں، عبادت گزار ہیں، اللہ کی اطاعت اور فرمانبرداری میں لگے ہوئے ہیں، اگرچہ چند لوگ ہیں لیکن ان کا ہولڈ پورے علاقہ پر ہے، پوری آبادی پر ہے، ان کی بات کو سنا جاتا ہے، اس پر عمل کیا جاتا ہے اور معاشرہ کے دل و دماغ میں ایسے لوگوں کی قدر اور عظمت ہے، چند لوگ ہیں، لیکن ان کا آبادی پر اثر ہے، چاہے غلطیاں کرنے والے زیادہ ہوں تو اللہ تعالیٰ ایسے معاشرہ اور ایسے علاقہ کو اپنے عذاب سے محفوظ رکھتے ہیں، کیونکہ یہاں یہ کہا جاتا ہے کہ نیکی کا اثر ہے، نیکی کا غلبہ ہے، بھلے چند لوگ ہیں، لیکن ذی اثر ہیں۔ اور اگر شریر چند ہی لوگ ہوں، مٹھی بھر ہوں اور نیکی کرنے والے بہت زیادہ ہوں لیکن نیکیوں کا اثر نہیں، نیک لوگوں کا اثر نہیں، ان کا غلبہ نہیں، ان کی بات نہیں سنی جاتی، مٹھی بھر لوگ شریر ہیں، اللہ کے نافرمان ہیں، اللہ کو غصہ دلانے والے ہیں اور زیادہ لوگ ان کے اس شر کے ڈر سے بولتے بھی نہیں، ان کے خلاف کوئی مزاحمت بھی نہیں کرتے تو اب اللہ کا فیصلہ یہ ہوتا ہے کہ یہاں شر کا غلبہ ہو گیا ہے، یہاں بُرائی کا غلبہ ہو گیا ہے،

لہٰذا ایسے علاقہ کو ملیامیٹ کر دو۔ یہ اللہ کا قانون ہے جو ہر دور میں رہا ہے۔

اب ہم اپنے معاملات اور اپنے ملک کے حالات کو دیکھیں کہ آج ہمارے ساتھ کیا ہو رہا ہے؟ نیکی کی بات کرنے والوں کو، ان کی آواز کو دبایا جاتا ہے۔ نیکی کی، دین کی، اچھائی کی بات کرو تو اس پر تو پابندی ہے اور شر کھلے عام دندنا رہا ہے۔ چار گندے لوگ جمع ہو جاتے ہیں اور پورے معاشرے کو یرغمال بنا لیتے ہیں۔ اب آپ بتائیے! ان حالات میں پھر اللہ کو غصہ آئے گا یا نہیں آئے گا؟ یہ خود تباہ نہیں ہو رہے ہیں، پورے معاشرہ کی تباہی کا سبب بن رہے ہیں، پھر اللہ کے جوتے مارنے کا یہ طریقہ ہوتا ہے۔ یہ کرونا وائرس کہاں سے شروع ہوا؟ اللہ کے نافرمان لوگوں سے شروع ہوا اور چونکہ ان کی نافرمانی کا اب غلبہ ہونے جا رہا تھا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے پوری دنیا کو اس کی لپیٹ میں لے لیا۔

پوری دنیا کی بات عرض کرتا ہوں، آج عالم اسلام دبا ہوا ہے۔ ۵۳ اسلامی ممالک ہونے کے باوجود آج اسلام کی بات غلبہ پر نہیں ہے، دنیا میں اس کا اثر نہیں ہے، اسلام اور مسلمان ممالک ان کے دباؤ میں ہیں۔ دیکھئے! ایک بستی والے نافرمان بنیں گے تو اللہ کا غصہ بستی والوں پر۔ شہر والے بنیں گے، غصہ شہر پر۔ ایک صوبہ کے بنیں گے اللہ کا عذاب صوبہ پر، اور جب کئی ممالک ہوں گے تو اللہ تعالیٰ کا غصہ ان پر برپا ہو گا۔ تو آج دیکھیں کہ ۱۲۳ ممالک لپیٹ میں آ چکے ہیں، یہ اللہ کا عذاب ہے۔ اللہ تعالیٰ معاف فرما دیں، بہت زیادہ ڈر لگ رہا ہے۔ بیت اللہ جو اللہ کا گھر ہے، آج اس میں پابندیاں لگ رہی ہیں۔ اس میں بھی طواف پر پابندی ہے، عمرہ پر پابندی ہے، نمازوں پر پابندی ہے کہ مختصر وقت کے لئے آؤ اور یوں آؤ وغیرہ۔ یہ اللہ کا عذاب نہیں ہے؟ بھئی ایسے حالات میں تو مساجد کو آباد کرنے کی ضرورت ہے، اللہ کے گھر کو آباد رکھنے کی ضرورت ہے۔ جب ہمارا ایمان ہے کہ سب سے مقبولیت کی جگہ اللہ کا گھر ہے اور وہاں بیٹھ کر اللہ سے دعا کی جائے، رویا جائے، گڑگڑایا جائے۔ حرم میں اور مساجد میں تو دعائیں اور عبادات کرنے سے طوفانوں کا رخ مڑ جاتا ہے۔ ہمارے ایمان کی کمزوری آپ دیکھ لیں کہ ہم بیماری سے ڈر کر اللہ کے گھر کو خالی کر رہے ہیں۔ یہ کون سی عقلمندی ہے؟ اتنا استخفاف اور ہلکا پن ہمارے اندر کیوں آ گیا ہے؟ وجہ وہی ہے کہ اللہ کے ساتھ ہمارا قرب کا معاملہ نہیں ہے، اللہ کی عظمت والا جو تعلق ہونا چاہئے کہ میرا اللہ ہی سب کچھ کرتا ہے۔ اور یہاں بیٹھ کر جب ہم اللہ کو راضی کریں گے، اللہ کو منائیں گے تو اللہ تعالیٰ اپنے عذاب کو ٹال دیں گے۔ میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ ہم لوگوں کو یہ سزا بھی مل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ معاف فرما دیں!

آج یہ جو ہمارے ہاتھوں میں موبائل آ گیا ہے اور تصویریں بنانے کا جو شوق پیدا ہو گیا ہے، اللہ معاف فرمائیں، شوق کہنا ہی گناہ ہے، اللہ کے گھر میں یہ تباہی اور یہ سارا گناہ ہوتا ہے اور پھر کعبۃ اللہ کو بیٹھ کر کے لوگ تصویریں بنا رہے ہوتے ہیں، کیا اللہ کو غصہ نہیں آئے گا؟ اللہ ان کو اپنے گھر سے دفع نہیں کرے گا؟ جاؤ نا! تم اتنے ناپاک ہو! ہمارے گھر میں آنے کے قابل نہیں ہو۔ تم اتنے گندے ہو چکے ہو کہ ہمارے گھر کو بھی تم نے گندا کرنا شروع کر دیا، تو آج یہ عذاب آ رہا ہے، یہ تباہی ہے۔ مسلمانوں کو اجتماعی طور پر توبہ کرنی چاہئے۔ ہر ملک والوں کو توبہ کرنی چاہئے اور ہر اسلامی مملکت کے رئیس اور بادشاہ کو اللہ سے توبہ کرنی چاہئے۔ دین کے اندر آ جاؤ گے تو بچت ہو جائے گی، دین میں آ جاؤ، دین کے دائرے میں آ جاؤ، دین کی حدود میں آ جاؤ، پھر بچت بھی ہو جائے گی اور اگر کوئی اس (وبا) میں فوت بھی ہو گیا تو اللہ اس کو شہادت کا مرتبہ دیں گے اور بعد والوں کے لئے وہ عذاب کی صورت نہیں بنے گی اور اگر یہ کام نہیں کیا تو پھر اللہ کا غضب آئے گا۔

میرے بھائیو! آج عمومی طور پر دین کے معاملہ میں لوگوں کے اندر استخفاف آ گیا ہے، ہلکا پن آ گیا ہے۔ دردِ دل سے یہ بات سب بھائیوں کو عرض کرتا ہوں کہ اکیلے بیٹھ کر سوچیں، میں بھی اور آپ بھی، کہ کون سا ایسا گناہ یا اللہ کی نافرمانی میرے اندر ہے جس سے میں فوراً توبہ کروں، میں یہ نہیں

کہتا کہ آپ نے یہ کیا، یہ کیا۔ ہر آدمی اپنا محاسب خود ہے۔ میرے اندر جو کمزوریاں اور بداعمالیاں ہیں وہ میں جانتا ہوں، آپ میں سے جس کے اندر بھی جو کمزوری ہے اور آپ سمجھتے ہیں کہ یہ گناہ ہے اور میرے اللہ کی نافرمانی ہے، اس سے سب سے پہلے توبہ کرتا ہوں۔ جب ہم سب اس طرح کریں گے، ضروری نہیں کہ کھلے عام کریں، اللہ کا اور بندہ کا معاملہ ہے۔ میرے اللہ نے اب تک پردہ رکھا ہے، آپ بھی سمجھیں کہ میرے اللہ نے پردہ رکھا ہے اور لوگوں پر میرا یہ گناہ کھولا نہیں۔ تو جب ہم یوں سوچیں گے اور اللہ سے توبہ کریں گے تو اللہ کا غصہ ٹھنڈا ہوگا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایک مجلس میں ستر ستر دفعہ استغفار کرتے تھے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ کا نبی نبوت ملنے سے پہلے بھی اور نبوت ملنے کے بعد بھی معصوم اور گناہوں سے پاک ہوتا ہے، لیکن اللہ کا نبی بھی سو سو بار استغفار کر رہا ہے، یہ امت کے لئے تعلیم ہے کہ تم بھی استغفار کو لازم پکڑو، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے، آپؐ نے فرمایا کہ جس نے استغفار کو لازم پکڑا تو اللہ تعالیٰ ہر تنگی میں اس کے لئے رہائی کا راستہ نکال دیتے ہیں، جس آدمی کو کوئی گھریلو پریشانی یا قرض کی پریشانی ہو، یا کسی بیماری میں مبتلا ہو تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ استغفار زیادہ کیا کرو، اور اس کے الفاظ: ''**استغفر اللّٰہ**'' یہ بھی ہے: ''**استغفر اللّٰہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ**'' یہ بھی ہے۔ ''**استغفر اللّٰہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم**'' یہ بھی ہے۔

پانچواں کلمہ پورا پڑھ لیں، ''**استغفر اللّٰہ ربی من کل ذنب**'' یا اللہ! تمام گناہوں سے میں آپ سے بخشش مانگتا ہوں جو بھی میں نے کئے، جان بوجھ کر ہوئے یا غلطی سے ہوئے، چھپ کر ہوئے یا کھلے عام ہوئے ''**واتوب الیہ من الذنب الذی اعلم**'' یا اللہ! ان گناہوں سے بھی میں بخشش مانگتا ہوں، توبہ کرتا ہوں جن کو میں جانتا ہوں۔ ''**ومن الذنب الذی لا اعلم**'' یا اللہ! ان گناہوں سے بھی میں آپ سے معافی مانگتا ہوں جن کو میں نہیں جانتا۔ ''**انک انت علام الغیوب**'' آپ غیب کی ساری باتوں کو بہت زیادہ جاننے والے ہیں۔ ''**وستار العیوب**'' تمام گناہوں پر پردہ ڈالنے والے ہیں ''**وغفار الذنوب**'' تمام گناہوں کو بہت زیادہ بخشنے والے ہیں۔ ''**لاحول ولا قوۃ الا باللّٰہ العلی العظیم**'' یہ بھی استغفار پڑھ سکتے ہیں، جو یاد ہو۔ **استغفر اللّٰہ!** یہ بہت آسان ہے، ایک ہی لفظ ہے۔ اسے پڑھیں، کم از کم سو مرتبہ صبح پڑھ لیں اور سو مرتبہ شام کو پڑھ لیں، آسان ہے اور پھر دعا مانگیں، اپنے لئے، اپنے شہر، اپنے ملک اور پوری دنیا کے لئے مانگیں کہ یا اللہ! ہم نے اپنے گناہوں سے آپ کو ناراض کیا ہے، یا اللہ! ہمیں معاف فرمادے۔ اللہ تعالیٰ سے مایوس ہونے کی ضرورت نہیں ہے، اللہ تو بخشنے والا ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی جس کے گناہ آسمان تک پہنچتے ہوں، پوری زمین کو بھرے ہوئے ہوں اور آکر مجھ سے معافی مانگ لے، میں اس کے سارے گناہ معاف کردیتا ہوں۔ اور اس حدیث میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کا یہ پیغام مختصر لفظوں میں دیا کہ: ''**من لزم الاستغفار جعل اللّٰہ لہ من کل ضیق مخرجاً**'' جس نے استغفار کو لازم پکڑ لیا، اللہ تعالیٰ ہر تنگی سے اس کے لئے رہائی کا راستہ نکال دیتے ہیں۔ ''**ومن کل ھم فرجاً**'' اور ہر غم سے اس کو نجات عطا فرمادیتے ہیں۔ ''**ورزقہ من حیث لایحتسب**'' اور اللہ اسے ایسی جگہ سے روزی عطا فرماتے ہیں، جہاں سے اس کو وہم و گمان بھی نہیں ہوتا۔ (ابوداؤد، ج:۱، ص:۲۱۲)

گویا استغفار کرنے سے مشکل دور ہوتی ہے، غم دور ہوتا ہے، اللہ راضی ہوتے ہیں اور روزی میں برکت ہوتی ہے، یہ استغفار کا اثر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے استغفار میں ہمارے لئے یہ خزانہ چھپایا ہوا ہے۔ میرے بھائیو! پچھلے گناہوں پر استغفار اور آئندہ کے لئے ہمارا رخ اللہ کی طرف ہو۔ آج عہد کریں، جیسے عرض کیا کہ کم از کم اپنا محاسبہ کرکے یہ سوچیں کہ کوئی ایسا گناہ میرے اندر ہے جو ہم سمجھتے ہیں کہ اللہ کی ناراضی کا سبب ہے تو بھائی! اللہ کے سامنے اس کی معافی مانگ لو، توبہ کرلو کہ یا اللہ! آئندہ میں نہیں کروں گا۔ ان شاء اللہ! اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اس مصیبت سے بچائیں گے اور ہمارے خاندان کو بھی بچائیں گے، شہر کو بھی اور ملک کو بھی اللہ تعالیٰ اس سے محفوظ فرمائیں گے۔ اللہ مجھے بھی اور آپ کو عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

وصلی اللّٰہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ سیدنا محمد وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین

چارہ گرانِ وطن کی تلاش!

حضرت مولانا عزیز الرحمٰن، دارالعلوم کراچی

حمد وستائش اس ذات کے لئے ہے جس نے اس کارخانۂ عالم کو وجود بخشا اور درود وسلام اس کے آخری پیغمبر پر جنہوں نے دنیا میں حق کا بول بالا کیا۔

وطنِ عزیز اپنے قیام کے بعد اب ماشاء اللہ آٹھویں دہائی میں داخل ہو چکا ہے، اس دوران کئی جمہوری حکومتیں آئیں اور تحلیل ہوگئیں جبکہ مختلف وقفوں سے فوجی حکمرانی کے بھی کئی دور آئے اور گزر گئے، اب کچھ عرصے سے ملک کی حکمرانی سے متعلق عوامی تأثر یہ ہے کہ وطنِ عزیز میں آج کل کا سیاسی نظام بظاہر جمہوری لباس میں ہے کہ قومی و صوبائی اسمبلیاں، وفاق اور صوبہ جات کی سیاسی و انتظامی تشکیلات اور ہر سطح پر بیوروکریسی کی سرگرمیاں اپنے ظاہری نشیب و فراز سے جمہوریت کے مظاہر ہیں البتہ غالب تأثر یہ ہے کہ پس پردہ ہدایات وتعمیلات کا سرچشمہ، وہ مضبوط طبقہ ہے جسے اسٹیبلشمنٹ کے مبہم، پراسرار لیکن بالا دست قوت کے طور پر یاد کیا جاتا ہے اور وطنِ عزیز میں اب تک کے ناقابل اطمینان حالات و واقعات، سیاست، معیشت کی ابتر صورتحال کے تناظر میں یہ صاف ظاہر ہے کہ اس طبقے سے منسلک عناصر فکر وسوچ، منصوبہ بندی اور عملی اقدامات میں قیام پاکستان کے بنیادی مقاصد کو پیش نظر رکھنے اور اس ملک کو اسلامی فلاحی مملکت بنانے کی طرف کوئی قدم نہیں اٹھا سکے ہیں، بالغ نظری، مقصدیت اور ملک و ملّت کے لئے مخلصانہ خیر خواہی سے تہی دست یہ عناصر عالمی ترجیحات اور بیرونی فشار کی راہ میں کوئی بھی مضبوط دیوار نہیں اٹھا سکے ہیں، ماضی کے طویل عرصہ میں، ملک کے دروبست سے وابستہ یہ طبقہ ملک وقوم کے مفاد میں مناسب حکمت عملی اختیار کرنے اور درپردہ حالات کے مقابلے میں مؤثر بند باندھنے سے ہمیشہ قاصر رہا ہے۔

قوموں کی زندگی میں تقریباً تین چوتھائی صدی کا طویل زمانہ بڑی قیمت رکھتا ہے جبکہ موجودہ عالمی نقشے میں بہت سے ایسے ممالک موجود ہیں جو پاکستان سے کم عمر ہیں لیکن ان کا اپنی مثالی ترقی کے لئے قوموں کی صف میں نمایاں مقام ہے جبکہ ان میں سے بیشتر ممالک کو قدرتی، معدنی، جغرافیائی اور بہت سے دیگر وہ مادّی وسائل بھی میسر نہیں ہیں جن سے، الحمدللہ، وطنِ عزیز پاکستان مالا مال ہے۔

آج وطنِ عزیز کو جس رخ سے بھی دیکھا جائے اور جس نظر سے بھی ملکی حالات کا جائزہ لیا جائے ہر سو حسرت اور افسوس کی آہ نکلتی ہے، جبکہ حالات کو دیکھتے ہوئے، مستقبل میں بھی امید کی کوئی کرن دکھائی نہیں دیتی:

''تن ہمہ داغ داغ شد، پنبہ کجا کجانہم''

معیشت کی صورتحال سخت گھمبیر ہے، مہنگائی ہے، کہ غریب عوام کے لئے کمر توڑ رہے، بے روزگاری میں بھی اضافہ ہے، پاکستانی روپیہ آس پاس کے پڑوسی ممالک کے مقابلے میں بھی اپنی ساکھ کھو بیٹھا ہے، صنعتیں بند ہو رہی ہیں اور ستم بالائے ستم یہ کہ ۲۰--۲۲ کروڑ کی آبادی پر مشتمل ملک کا بچہ بچہ بیرونی اور اندرونی سودی قرضہ جات کی زنجیر میں جکڑا ہوا ہے، باشندگانِ ملک کو بجلی اور گیس کی قلت کا سامنا ہے، آب رسانی اور نکاسی کا نظام ناقص ہے، کاروباری طبقہ بھی حالات سے دلبرداشتہ ہے، اور قدم قدم پر معاشی سرگرمیوں کی راہ میں طرح طرح کی بیشمار الجھنیں اور رکاوٹیں حائل ہیں۔

ملکی سیاست کا محور بھی ملکی ترقی، بہتر حکمرانی اور عوامی فلاح و بہبود نہیں، یہاں ذاتی اغراض و مفادات کو ترجیح حاصل ہے اور مفادات کے ٹکراؤ کی وجہ سے سیاسی طبقات میں منافرت ہی منافرت ہے، ماضی قریب و بعید کی ملکی تاریخ بتاتی ہے کہ کسی بھی حکومت نے تندہی اور احساسِ ذمہ داری سے ایسا کام نہیں کیا جس کی وجہ سے کسی سیاسی پارٹی کے کام اور اس کی حکمرانی کو سراہا جاتا ہو یا عوامی فلاح و بہبود اور ملکی ترقی کے لئے اس کے مستحسن کارناموں کا تذکرہ ہوتا ہو، اس کے

مقابلے میں جب کوئی حکومت رخصت ہوتی ہے تو اس کی بدتر اندازِ حکمرانی، ہمہ گیر بدعنوانی اور ناقابلِ تصور حد تک اس کے ایسے ایسے اسکینڈل سامنے آتے ہیں کہ یقین نہیں آتا؛ عالمی سیاست کے تناظر میں بھی ہم تنہائی کا شکار ہیں، عالمِ کفر تو کجا عالمِ اسلام سے بھی ہمارا رشتہ کمزور ہوگیا ہے، کشمیر جس کو ہم شہ رگ کہا کرتے تھے، دیکھتے ہی دیکھتے بھارت کے قبضے میں چلا گیا لیکن کسی ملک نے ہمارے حق میں کوئی آواز بلند نہیں کی، جبکہ عالمی اداروں کے فورم پر ان کی متنازعہ حیثیت طے شدہ رہی ہے، دنیا کے مختلف خطوں میں جہاں مسلمان اقلیت میں ہیں وہاں جگہ جگہ آئے دن مسلمانوں کے خلاف ظلم و جبر اور درندگی کے واقعات ہوتے رہتے ہیں لیکن ان کے تحفظ کے لئے مؤثر قدم اٹھانا تو دور کی بات ہے، ہم اس قدر بے حس ہیں کہ زبانی ہمدردی کا اظہار بھی نہیں کرتے۔

سماجی اور معاشرتی طور پر بھی حالات سنگین ہیں، آئے دن ذرائع ابلاغ پر جو خبریں آرہی ہیں ان سے ظاہر ہے کہ عوام اور بطور خاص نوجوان آوارگی اور اخلاق باختگی کی اُس راہ کی طرف مائل ہورہے ہیں جس کا انجام تباہی کے سوا کچھ نہیں ہے، تعلیمی اداروں کی فضا آلودہ ہے، بچوں سے زیادتی کے واقعات بھی کثرت سے رپورٹ ہونے لگے ہیں، خودکشیوں کی بھی خبریں کم نہیں ہیں، اور نوبت یہاں تک آگئی ہے کہ تہذیب و شائستگی کے بجائے اچھے خاصے تعلیم یافتہ افراد میں کرختگی اور غلیظ بازاری زبان کا استعمال فروغ پارہا ہے، پچھلے دنوں لاہور میں ڈاکٹروں اور وکلاء کے درمیان مجرمانہ تشدد کا پیش آنے والا شرمناک واقعہ سنگین صورتحال کی نشاندہی کیلئے کافی ہے۔

اگر سیاست، حکومت اور اسٹیبلشمنٹ سے وابستہ طبقات کو اس سنگینی کا اندازہ ہے ــــــ خدا کرے کہ ہو ــــــ تو پریشان حال عوام اور اس ملک کیلئے درد رکھنے والوں کو ان چارہ گروں کی تلاش ہے کہ ہر طرف سے بگاڑ کے امنڈتے سیلاب کے راستے میں بند باندھنے کا یہی وقت ہے ورنہ سب کچھ سیلاب کے نذر ہونے کے بعد بغلیں جھانکنے کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوگا۔

یہاں یہ حقیقت بھی شب و روز نگاہوں کے سامنے رہنی چاہئے کہ وطنِ عزیز کی حفاظت ــــ نظریاتی سرحدوں کی حفاظت ہو یا جغرافیائی سرحدوں کی ــــ یہ صرف یونیفارم والوں کی یا ان افراد کی ذمہ داری نہیں ہے جو ریاست کے ملازم ہونے کی وجہ سے قومی خزانے سے ہر طرح کے مالی فوائد حاصل کرتے ہیں، اور اپنے منصب کے پیش نظر اس کا رسمی حلف اٹھاتے ہیں ــــ یہ حفاظت ملک کے ہر عاقل بالغ شہری کی ذمہ داری ہے اور ہم میں سے ہر ایک اسلامی احکام و تعلیمات کی رو سے بھی اس مقصد کیلئے کمربستہ ہونے اور اس راستہ میں ہر طرح کی جدوجہد کا مکلّف ہے، وطنِ اسلامی کی سرحدات ــــ زمینی ہوں یا فکری و نظریاتی ــــ کی حفاظت بڑی سعادتمندی کی بات ہے کہ اس کے لئے جان کی قربانی شہادت کا درجہ رکھتی ہے، اس لئے وطنِ عزیز کا ہر باشندہ اس راہ میں اپنی بساط کے مطابق اصلاحِ حال کی کوشش کرنے سے دریغ نہ کرے ــــ مالک کون و مکاں کے سامنے تضرع کے ساتھ اٹھے ہوئے ہاتھ بھی بہترین چارہ گری ہے جس کا ہم سب کو اہتمام کرنا چاہئے۔

اب بھی اگر ہم نے اپنی سمت درست نہ کی اور اصلاحِ احوال کے لئے کمربستہ نہ ہوئے تو یاد رکھنا چاہئے کہ بدعملی، بدانتظامی اور بدعنوانی کے ساتھ ریاستِ مدینہ کا صرف کھوکھلا نعرہ لگانا عبرت ناک انجام سے نہیں بچاسکے گا:

تاریخ کے اوراق نے وہ دور بھی دیکھے ہیں
لمحوں نے خطا کی ہے صدیوں نے سزا پائی

ربِ کریم ہر طرح کی داخلی اور خارجی مشکلات سے وطنِ عزیز کی حفاظت فرمائے اور ہماری ناقدری اور ناشکری کے انجامِ بد سے ہمیں اپنی پناہ میں رکھے۔ آمین۔ ☆☆

اظہارِ تعزیت

کراچی .... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ صدر ٹاؤن کے مسئول جامعہ صدیقیہ لیاقت آباد کے استاذ الحدیث حضرت مولانا مسعود احمد لغاری مدظلہ کی اہلیہ محترمہ طویل علالت کے بعد انتقال کر گئیں، انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔ ان کی نماز جنازہ جامع مسجد علامہ بنوری ٹاؤن میں ادا کی گئی جس میں سینکڑوں علماء، طلباء و عوام الناس نے شرکت کی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنماؤں اور کارکنانِ ختم نبوت نے مولانا سے ان کی اہلیہ محترمہ کی وفات پر اظہارِ تعزیت کیا اور مرحومہ کے لئے دعائے مغفرت کی۔ اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس نصیب فرمائیں۔ آمین۔

ماہِ شعبان اور شبِ برأت

مولانا محمد نجیب قاسمی

اسلامی کیلنڈر کے مطابق شعبان المعظم آٹھواں مہینہ ہے، جو رجب المرجب اور رمضان المبارک کے درمیان واقع ہوتا ہے۔ احادیث کی روشنی میں بلا شبہ یہ ماہ بہت سی فضیلتوں کا حامل ہے، چناں چہ رمضان کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ روزے اسی ماہ میں رکھتے تھے۔

☆... حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے رمضان کے علاوہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی پورے مہینے کے روزہ رکھتے نہیں دیکھا، سوائے شعبان کے کہ اس کے تقریباً پورے دنوں میں آپ روزہ رکھتے تھے۔ (بخاری، مسلم، ابوداؤد)

اسی مضمون کی ایک روایت ام المؤمنین حضرت ام سلمہؓ سے ترمذی میں مذکور ہے۔

☆... حضرت اسامہ بن زیدؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو شعبان سے زیادہ کسی اور مہینے میں (نفلی) روزہ رکھتے نہیں دیکھا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ رجب اور رمضان کے درمیان واقع ایک مہینہ ہے جس کی برکت سے لوگ غافل ہیں۔ اس ماہ میں اللہ تعالیٰ کے سامنے اعمال پیش کئے جاتے ہیں۔ میری خواہش ہے کہ میرے اعمال اس حال میں پیش ہوں کہ میں روزہ سے ہوں۔ (نسائی، الترغیب والترہیب، ص425، مسند احمد، ابو داؤد 2076) محدثین کی ایک بڑی جماعت کی رائے ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

☆... حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شعبان کے تقریباً مکمل مہینے میں روزے رکھتے تھے۔ میں نے پوچھا کہ کیا آپ کو شعبان کے روزہ بہت پسند ہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس سال انتقال کرنے والوں کے نام اس ماہ میں لکھ دیتا ہے۔ میری خواہش ہے کہ میری موت کا فیصلہ اس حال میں ہو کہ میں روزہ سے ہوں۔ (رواہ ابویعلی، وھو غریب، واسنادہ حسن۔ الترغیب والترہیب، وذکرالامام الحافظ السیوطی فی ''الدر المنثور)

☆... بعض دیگر احادیث میں شعبان کے آخری دنوں میں روزہ رکھنے سے منع فرمایا گیا ہے، تاکہ اس کی وجہ سے رمضان المبارک کے روزے رکھنے میں دشواری نہ ہو۔

(بخاری، کتاب الصوم۔ مسلم، کتاب الصیام)

بالا اور اس طرح کی متعدد احادیث کی روشنی میں یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ ماہ شعبان بلاشبہ بہت سی فضیلتوں کا حامل ہے اور اس ماہ کے آخری دو تین دن کے علاوہ اس ماہ میں زیادہ سے زیادہ روزہ رکھنا چاہئے۔

اس ماہ کی پندرہویں رات کو شب برأت کہا جاتا ہے، جو 14 تاریخ کا سورج غروب ہونے سے شروع ہوتی ہے اور 15 تاریخ کی صبح صادق تک رہتی ہے۔ شب برأت فارسی زبان کا لفظ ہے، جس کے معنی نجات پانے کی رات کے ہیں۔ چوں کہ اس رات میں بے شمار گناہگاروں کی مغفرت کی جاتی ہے، اس لئے اس شب کو شب برأت کہا جاتا ہے۔

اس رات کی فضیلت کے سلسلہ میں علماء کرام کے درمیان زمانۂ قدیم سے اختلاف چلا آ رہا ہے، لیکن تحقیقی بات یہ ہے کہ اس رات کی فضیلت کا بالکلیہ انکار کرنا صحیح نہیں ہے، کیوں کہ بعض مشہور ومعروف مفسرین (مثلاً حضرت عکرمہؒ) نے تو قرآن کی آیت اِنَّآ اَنزَلنَاہُ فِی لَیلَۃٍ مُّبَارَکَۃٍ اِنَّا کُنَّا مُنذِرِینَ فِیھَا یُفرَقُ کُلُّ اَمرٍ حَکِیمٍ (سورہ الدخان: 3,4) سے مراد شعبان کی پندرہویں رات (شب برأت) لی ہے اور ہر زمانے کے مشہور ومعروف مفسرین نے اپنی تفسیروں میں حضرت عکرمہؒ کی تفسیر کو ذکر کیا ہے۔ اگرچہ جمہور علماء کرام کی رائے میں اس آیت سے مراد شب قدر ہے، مگر قابل غور بات یہ ہے کہ اگر شب برأت کی کوئی حقیقت ہی نہ ہوتی تو مشہور ومعروف مفسرین اس آیت کی تفسیر میں حضرت عکرمہؒ کی تفسیر کا ذکر کیوں کرتے؟ بلکہ اس کی مخالفت کرتے۔

شب برأت کی فضیلت کے متعلق تقریباً

17 صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے احادیث مروی ہیں، جن میں سے بعض صحیح ہیں، جن کی صحت کا اعتراف شیخ محمد ناصر الدین البانیؒ جیسے محدث نے بھی کیا ہے، اگرچہ دیگر احادیث کی سند میں ضعف موجود ہے، لیکن وہ کم از کم قابل استدلال ضرور ہیں اور احادیث کی اتنی بڑی تعداد کو رد کرنا درست نہیں ہے، نیز امت مسلمہ کا شروع سے اس پر معمول بھی چلا آ رہا ہے۔ لہٰذا علم حدیث کے قاعدہ کے مطابق ''اگر حدیث سند کے اعتبار سے ضعیف ہو، لیکن امت مسلمہ کا عمل اس پر چلا آ رہا ہو تو اس حدیث کو بھی قوت حاصل ہو جاتی ہے اور وہ قابل اعتبار قرار دی جاتی ہے'' ان احادیث پر عمل کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ نیز اس باب کی احادیث مختلف سندوں کے ساتھ وارد ہوئی ہیں، اگرچہ بعض احادیث کی سند میں ضعف ہے، لیکن علم حدیث کے قاعدہ کے مطابق ایک دوسرے سے تقویت لے کر یہ احادیث حسن لغیرہ بن جاتی ہیں، جس کا اعتراف متعدد بڑے بڑے محدثین نے بھی کیا ہے۔

عقل سے بھی سوچیں کہ یہ کیسے ممکن ہوا کہ مختلف ملکوں اور مختلف شہروں میں رہنے والے حضرات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کسی ایک جھوٹی بات کو منسوب کرنے میں متفق ہو گئے، نیز سب نے شعبان کی 15 تاریخ کو ہی کیوں اختیار کیا؟ کوئی دوسری تاریخ یا کوئی دوسرا مہینہ کیوں اختیار نہیں کیا؟

ان احادیث سے شب برأت میں کسی مستقل عمل کو ثابت نہیں کیا جا رہا ہے، بلکہ اعمال صالحہ (مثلاً نمازِ فجر وعشاء کی ادائیگی، بقدر توفیق نوافل، خاص کر نماز تہجد کی ادائیگی، قرآن کریم کی تلاوت، اللہ کا ذکر، اللہ تعالیٰ سے گناہوں کی معافی اور دعائیں) کے کرنے کی رغبت دی جا رہی ہے، جن کا تعلق ہر رات سے ہے اور ان اعمال صالحہ کا احادیث صحیحہ سے ثبوت بھی ملتا ہے، جس پر ساری امت متفق ہے۔ شب برأت بھی ایک رات ہے۔ شب برأت میں تھوڑا اہتمام کے ساتھ ان اعمال صالحہ کی ادائیگی کے لئے علماء و محققین کی ایک بڑی جماعت کی رائے کے مطابق 17 صحابہ کرامؓ سے منقول احادیث ثبوت کے لئے کافی ہیں۔

وضاحت ... اگر کچھ لوگوں نے غلط رسم ورواج اس رات میں شروع کر دیئے ہیں، جن میں سے بعض کا ذکر مضمون کے آخر میں آ رہا ہے، تو اس کی بنیاد پر ان اعمال صالحہ کو اس رات میں کرنے سے روکا نہیں جا سکتا، بلکہ رسم و رواج کے روکنے کا اہتمام کرنا ہوگا، مثلاً عیدالفطر کی رات یا دن میں لوگ ناچنے گانے لگیں تو سرے سے عیدالفطر کا انکار نہیں کیا جائے گا، بلکہ غلط رسم و رواج کو روکنے کا مکمل اہتمام کیا جائے گا۔ نیز شادی کے موقع پر رسم ورواج اور بدعات کی وجہ سے نکاح ہی سے انکار نہیں کیا جائے گا، بلکہ بدعات اور رسم و رواج کو روکنے کی کوشش کی جائے گی۔ اسی طرح موت کے وقت اور اس کے بعد کی بدعات وخرافات کو روکنے کی کوشش کی جائے گی نہ کہ تدفین ہی بند کر دی جائے۔

شب برأت کی فضیلت سے متعلق چند احادیث:

☆ ... حضرت معاذ بن جبلؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ پندرہویں شب میں تمام مخلوق کی طرف تجلی فرماتا ہے اور ساری مخلوق کی سوائے مشرک اور بغض رکھنے والوں کے سب کی مغفرت فرماتا ہے۔ (صحیح ابن حبان، طبرانی، وذکرہ الامام الحافظ السیوطی فی ''الدر المنثور'' عن البیہقی، وذکرہ الحافظ الہیثمی فی ''مجمع الزوائد'' ج8 ص65، وقال: رواہ الطبرانی فی الکبیر والاوسط، ورجالہ ثقات)

☆ ... اسی مضمون کی روایت حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مسند احمد (2/176) میں بھی مروی ہے (قاتل اور بغض رکھنے والوں کے علاوہ اللہ تعالیٰ سب کی مغفرت فرماتا ہے)، جس کو الحافظ الہیثمی نے ''مجمع الزوائد ج8 ص65'' میں صحیح قرار دیا ہے۔ اور اس حدیث کو شیخ محمد ناصر الدین البانیؒ نے بھی صحیح قرار دیا ہے۔ (السنہ ص 224، سلسلہ الاحادیث الصحیحہ ......ج3)

☆ ... اسی مضمون کی روایت حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے ابن ماجہ (کتاب اقامہ الصلاۃ 1/455) میں مروی ہے اور اس حدیث کو شیخ محمد ناصر الدین البانیؒ نے بھی صحیح قرار دیا ہے۔ (سلسلہ الاحادیث الصحیحہ ج3 ص135)

☆ ... اسی مضمون کی روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔
(رواہ البزار، وذکرہ الحافظ الہیثمی فی ''مجمع الزوائد'')

☆ ... اسی مضمون کی روایت حضرت ابو ثعلبہ الخشنیؓ سے مروی ہے۔
(اخرجہ الطبرانی والبیہقی الدر المنثور للسیوطی)

☆ ... اسی مضمون کی روایت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔
(اخرجہ البزار والبیہقی مجمع الزوائد للہیثمی)

☆ ... اسی مضمون کی روایت حضرت عوف

بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

(اخرجہ البزار مجمع الزوائد للہیثمی)

☆... اسی مضمون کی روایت حضرت کثیر بن مرہؓ سے مرسلاً مروی ہے۔

(اخرجہ البیہقی، حسن البیان للشیخ عبداللہ الغماری)

☆... حضرت عثمان بن ابی العاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پندرہویں شب میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے آواز لگائی جاتی ہے کہ ہے کوئی مغفرت مانگنے والا کہ میں اس کے گناہوں کو معاف کروں؟ ہے کوئی سوال کرنے والا کہ میں عطا کروں؟ ہر سوال کرنے والے کو میں عطا کرتا ہوں، سوائے مشرک اور زنا کرنے والے کے۔ (اخرجہ البیہقی فی شعب الایمان 3/383، الدر المنثور للسیوطی، ذکرہ الحافظ ابن رجب فی اللطائف)

☆... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے پاس نہ پایا تو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاش میں نکلی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بقیع میں تشریف فرما تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تمہیں ڈر تھا کہ اللہ اور اس کے رسول تم پر ظلم کریں گے؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے گمان ہوا کہ آپ دیگر ازواج مطہرات کے پاس تشریف لے گئے ہوں گے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ پندرہویں شعبان کی شب کو نچلے آسمان پر نزول فرماتا ہے اور قبیلہ کلب کی بکریوں کے بالوں کی تعداد میں لوگوں کی مغفرت فرماتا ہے اور اس رات میں بے شمار لوگوں کی مغفرت کی جاتی ہے، مگر مشرک، عداوت کرنے والے، رشتہ توڑنے والے، تکبرانہ طور پر ٹخنوں سے نیچے کپڑا پہننے والے، والدین کی نافرمانی کرنے والے اور شراب پینے والے کی طرف اللہ تعالیٰ کی نظر کرم نہیں ہوتی۔

(مسند احمد 6/238، ترمذی (ابواب الصیام)، ابن ماجہ (کتاب اقامۃ الصلاۃ)، بیہقی، مصنف ابن ابی شیبہ، الترغیب والترہیب)

☆... حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب شعبان کی پندرہویں شب ہو تو اس رات میں قیام کرو اور اس دن روزہ رکھو، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ غروب آفتاب کے وقت سے سمائے دنیا پر نزول فرماتے ہیں اور کہتے ہیں: کیا کوئی مغفرت طلب کرنے والا ہے کہ میں اس کی مغفرت کروں؟ کیا کوئی رزق کا متلاشی ہے کہ میں اسے رزق عطا کروں؟ کیا کوئی مصیبت کا مارا ہے کہ میں اس کی مصیبت دور کروں؟ کیا کوئی ایسا ہے؟ کیا کوئی ایسا ہے؟ حتیٰ کہ صبح صادق کا وقت ہوجاتا ہے۔ (اخرجہ ابن ماجہ (کتاب اقامۃ الصلاۃ)، والبیہقی فی شعب الایمان، الدر المنثور للسیوطی، الترغیب والترہیب للمنذری، لطائف المعارف للحافظ ابن رجب)

اس رات میں ان اعمال صالحہ کا خاص اہتمام کریں:

☆... عشاء اور فجر کی نمازیں وقت پر ادا کریں۔

☆... بقدر توفیق نفل نمازیں خاص کر نماز تہجد ادا کریں۔

☆... اگر ممکن ہو تو صلاۃ التسبیح پڑھیں۔

☆... قرآن پاک کی تلاوت کریں۔

☆... کثرت سے اللہ کا ذکر کریں۔

☆... اللہ تعالیٰ سے خوب دعائیں مانگیں، خاص کر اپنے گناہوں کی مغفرت چاہیں۔

☆... کسی کسی شب برأت میں قبرستان تشریف لے جائیں، اپنے اور میت کے لئے دعائے مغفرت کریں۔

لیکن ہر شب برأت میں قبرستان جانے کا خاص اہتمام کوئی ضروری نہیں ہے، کیوں کہ پوری زندگی میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے صرف ایک مرتبہ اس رات میں قبرستان جانا ثابت ہے۔

نوٹ... شب برأت میں پوری رات جاگنا کوئی ضروری نہیں ہے، جتنا آسانی سے ممکن ہو عبادت کرلیں، لیکن یاد رکھیں کہ کسی شخص کو آپ کے جاگنے کی وجہ سے تکلیف نہیں ہونی چاہئے۔

سو سال سے زائد بہترین خدمت
ESTD 1880
ABS
ABDULLAH BROTHERS SONARA
عبداللہ برادرز سونارا
Formerly: H. Elyas Sonara
Shop: NP 2/73, Bhangnari Street, Sarafa Bazar, Mithader, Karachi. Ph:32546455, Cell:0301-2352363

پندرہویں تاریخ کا روزہ:

شب برأت کی فضیلت کے متعلق بہت سی احادیث موجود ہیں، مگر شب برأت کے بعد آنے والے دن کے روزے کے متعلق صرف ایک ضعیف حدیث موجود ہے۔ لہٰذا ماہ شعبان میں صرف اور صرف پندرہویں تاریخ کے روزہ رکھنے کا بہت زیادہ اہتمام کرنا یا اس دن روزہ نہ رکھنے والے کو کم تر سمجھنا صحیح نہیں ہے، البتہ ماہ شعبان میں کثرت سے روزے رکھنے چاہئیں۔

اس رات میں مندرجہ ذیل اعمال کا احادیث سے کوئی ثبوت نہیں ہے، لہٰذا ان اعمال سے بالکل دور رہیں:

☆... حلوا پکانا۔ (حلوا پکانے سے شب برأت کا دور دور تک کوئی تعلق نہیں ہے۔)

☆... آتش بازی کرنا۔ (یہ فضول خرچی ہے، نیز اس سے دوسروں کے املاک کو نقصان پہنچنے کا بھی خدشہ ہے۔)

☆... اجتماعی طور پر قبرستان جانا۔

☆ . . . قبرستان میں عورتوں کا جانا۔ (عورتوں کا کسی بھی وقت قبرستان جانا منع ہے)۔

☆... قبرستان میں چراغاں کرنا۔

☆... مختلف قسم کے ڈیکوریشن کا اہتمام کرنا۔

☆... عورتوں اور مردوں کا اختلاط کرنا۔

☆... قبروں پر چادر چڑھانا۔ (کسی بھی وقت قبروں پر چادر چڑھانا غلط ہے۔)

نوٹ ... اس رات میں بقدر توفیق انفرادی عبادت کرنی چاہئے۔ لہٰذا اجتماعی عبادتوں سے حتی الامکان اپنے آپ کو دور رکھیں کیوں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس رات میں اجتماعی طور پر کوئی عبادت کرنا ثابت نہیں ہے۔

جن گناہ گاروں کی اس بابرکت رات میں بھی مغفرت نہیں ہوتی، وہ یہ ہیں:

☆... مشرک۔

☆... قاتل۔

☆... والدین کی نافرمانی کرنے والا۔

☆... بغض وعداوت رکھنے والا۔

☆... رشتہ توڑنے والا۔

☆... تکبرانہ طور پر ٹخنوں سے نیچے کپڑا پہننے والا۔

☆... شراب پینے والا۔

☆... زنا کرنے والا۔

لہٰذا ہم سب کو تمام گناہوں سے خاص کر ان مذکورہ کبیرہ گناہوں سے بچنا چاہئے۔

وضاحت... مضمون کی طوالت سے بچنے کے لئے صرف چند احادیث کے ذکر پر اکتفا کیا ہے، دیگر احادیث وعلماء اور محدثین کے اقوال پڑھنے کے لئے الشیخ عبد الحفیظ المکی صاحب کی عربی زبان میں کتاب ''فضائل لیلۃ النصف من شعبان'' کا مطالعہ کریں۔ بعض احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اس رات میں سال بھر کے فیصلہ بھی ہوتے ہیں، لیکن ان تمام ہی احادیث کی سند میں ضعف موجود ہے، لیکن حضرت عکرمہؒ کی تفسیر کی روشنی میں قرآن کریم (سورہ الدخان:4-3) سے بھی یہی اشارہ ملے گا۔

خلاصۂ کلام: ماہِ شعبان کی فضیلت اور اس میں زیادہ سے زیادہ روزہ رکھنے کے متعلق امت مسلمہ متفق ہے، البتہ پندرہویں رات کی خصوصی فضیلت کے متعلق علماء، فقہاء اور محدثین کے درمیان زمانۂ قدیم سے اختلاف چلا آرہا ہے۔ علماء، فقہاء اور محدثین کی ایک بڑی جماعت کی رائے ہے کہ اس باب سے متعلق احادیث کے قابل قبول (حسن لغیرہ) اور امت مسلمہ کا عمل ابتدا سے اس پر ہونے کی وجہ سے اس رات میں انفرادی طور پر نفل نمازوں کی ادائیگی، قرآن کریم کی تلاوت، ذکر اور دعاؤں کا کسی حد تک اہتمام کرنا چاہئے۔ کسی کسی شب برأت میں قبرستان بھی چلا جانا چاہئے۔ اس نوعیت سے اس رات میں عبادت کرنا بدعت نہیں، بلکہ اسلامی تعلیمات کے عین مطابق ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمارے تمام نیک اعمال کو قبول فرمائے۔ آمین۔

☆☆..................☆☆

ABDULLAH SATTAR DINA
& SONS JEWELLERS
عبداللہ ستار ڈینا اینڈ سنز جیولرز
Gold, Silver, Sellers & Order Suppliers
Shop: 85,Kundan Street, Sarafa Bazar,
Mithader, Karachi. Ph: 32514972-32531133

کرونا کے خطرات اور حفاظتی اقدامات

جناب رانا اعجاز حسین

سال 2018ء میں حیرت انگیز طور پر بل گیٹس نے کہا تھا کہ ایک بیماری آنے والی ہے جو چھ ماہ میں ساڑھے تین کروڑ لوگوں کی جان لے گی۔ آج پوری دنیا کرونا وائرس کے خوف میں مبتلا ہے، کہیں اس سے نبٹنے کے لئے اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں تو کہیں اس کے بچاؤ کے لئے حفاظتی تدابیر اختیار کی جا رہی ہیں اور اس وائرس کی وجہ سے پوری دنیا کے بزنس مین، تاجر، ایئر لائنز کے حصص ہولڈرز، اسٹاک مارکیٹ سے وابستہ افراد، امپورٹرز و ایکسپورٹرز سمیت تمام شعبہ ہائے زندگی میں تشویش پائی جاتی ہے، کیونکہ اس وائرس کی وجہ سے کاروبار شدید نقصان سے دوچار ہیں اور اس وائرس نے عالمی معیشتوں کو ہلا کر رکھ دیا ہے۔ دو ماہ قبل چینی شہر ووہان سے پھیلنے والی اس وبائی بیماری سے اب تک 18 ممالک کے شہریوں میں کرونا وائرس کی تصدیق ہو چکی ہے جن میں چائنا، آسٹریلیا، کمبوڈیا، کینیڈا، فرانس، جرمنی، جاپان، ملائیشیا، نیپال، سنگاپور، ساؤتھ کوریا، سری لنکا، تھائی لینڈ، تائیوان، یونائیٹڈ اسٹیٹ، ویتنام شامل ہیں اور یہ 1 لاکھ 30 ہزار سے زائد افراد کو متاثر کرتے ہوئے تقریباً 4 ہزار 7 سو افراد کو لقمۂ اجل بنا چکی ہے، جبکہ اب تک اس وائرس کے پھیلنے کی اصل وجوہات کا تعین نہیں ہو سکا ہے اور نہ ہی اس کی کوئی حفاظتی ویکسین تیار ہو سکی ہے۔

اس وائرس کی ابتدا بھی ابھی تک ایک مفروضہ ہے، کہا جا رہا ہے کہ کورونا کی یہ قسم چمگادڑوں سے پھیلی ہے، مگر حقیقت جو بھی ہو، جانوروں سے انسان اور پھر انسان سے انسان تک بہ آسانی پھیلنے والے کورونا وائرس کے خوف سے دنیا بھر میں ہنگامی صورتحال پیدا ہو چکی ہے،

تمام ممالک نے متاثرہ ممالک کے ساتھ آمد و رفت اور تجارت معطل کر دی ہے۔ سعودی عرب نے عمرہ زائرین کے داخلے پر پابندی عائد کر دی ہے، متاثرہ ممالک سے پروازیں معطل ہیں۔ بدقسمتی سے پاکستان کے دو ہمسایہ ممالک چین اور ایران اس وبا سے سب سے زیادہ متاثر ہیں، جس کے باعث پاکستان میں کورونا وائرس پھیلنے کے شدید خطرات موجود ہیں، کیونکہ پاکستان میں اس وقت قریب 50 ہزار چینی سی پیک اور مختلف پروجیکٹس پر کام کر رہے ہیں اور دونوں ممالک کے افراد کی ایک بڑی تعداد مختلف سرگرمیوں کی غرض سے ملتی جلتی ہے۔ ہزاروں پاکستانی طلبا چین میں زیر تعلیم ہیں، اسی طرح ایران کے ساتھ ہماری طویل سرحد ہے، جہاں سے روزانہ ہزاروں افراد بلوچستان اور کراچی کا سفر کرتے ہیں اور ہزاروں زائرین ایران کے مذہبی مقامات پر بھی جاتے ہیں۔

اس وجہ سے پاکستان میں اس وباء کے پھیلنے کے خطرات موجود ہیں، جس پر پاکستان نے متاثرہ ممالک کے ساتھ روابط کو محدود کر دیا ہے، اور حفاظتی اقدامات کے طور پر ملک بھر کے تعلیمی ادارے، شادی ہال بند کر دیئے گئے ہیں جبکہ عوامی

ختم نبوت سیمینار

گوجرانوالہ.... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع گوجرانوالہ کے زیر اہتمام ختم نبوت سیمینار 14 مارچ بروز ہفتہ دن 11 بجے مغل کمپلیکس گوجرانوالہ میں منعقد ہوا۔ جس کے مہمان خصوصی پیر طریقت مولانا حافظ ناصر الدین خاکوانی مدظلہ اور مبلغ ختم نبوت مولانا عزیز الرحمٰن ثانی تھے۔ سیمینار 1953ء کے شہدائے ختم نبوت کی یاد میں منعقد کیا گیا، جنہوں نے تحفظ ختم نبوت کی خاطر اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا اور تحریک ختم نبوت 1953ء میں لاکھوں فرزندان توحید نے قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں اور ہزاروں عاشقان رسول نے اپنی جانوں کا نذرانہ بھی پیش کیا۔ سیمینار سے حضرت صوفی عطاء اللہ، حافظ سیف اللہ نقشبندی، مولانا عمر حیات، مولانا محمد عارف شامی، حافظ خرم شہزاد، مولانا محمود الرشید قدوسی، حافظ محمد یوسف عثمانی اور مفتی غلام نبی نے بھی خطاب کیا۔

اجتماعات پر پابندی عائد کرتے ہوئے شہریوں کو حفاظتی تدابیر اختیار کرنے کی تلقین کی ہے۔

ماہرین صحت کے مطابق کرونا وائرس کی علامات عام فلو کی طرح ہیں، بخار، کھانسی، زکام، سردرد، سانس لینے میں دشواری کرونا وائرس کی ابتدائی علامات ہوسکتی ہیں۔لیکن ضروری نہیں کہ ایسی تمام علامات رکھنے والا مریض کرونا وائرس کا ہی شکار ہو۔

البتہ متاثرہ ممالک سے آنے والے مسافروں یا مشتبہ مریضوں سے میل جول رکھنے والے افراد میں اس وائرس کی منتقلی کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔ اگر بیماری شدت اختیار کر جائے تو مریض کو نمونیہ ہوسکتا ہے۔اور اگر نمونیہ بگڑ جائے تو مریض کی موت واقع ہوسکتی ہے۔ ماہرین صحت کے مطابق انفیکشن سے لے کر علامات ظاہر ہونے تک 14 روز لگ سکتے ہیں، لہٰذا ایسے مریضوں میں وائرس کی تصدیق کے لئے انہیں الگ تھلگ رکھا جاتا ہے۔صحت مند افراد جب کرونا وائرس کے مریض سے ہاتھ ملاتے ہیں یا گلے ملتے ہیں تو یہ وائرس ہاتھ اور سانس کے ذریعے انسانی جسم میں داخل ہوجاتا ہے۔

طبی ماہرین کا کہنا ہے کہ یہ وائرس انتہائی سرعت کے ساتھ ایک انسان سے دوسرے انسان میں منتقل ہو جاتا ہے، لہٰذا اس وائرس میں مبتلا مریضوں کا علاج کرنے والے طبی عملے کو بھی انتہائی سخت حفاظتی اقدامات کرنا پڑتے ہیں۔کورونا وائرس سے بچنے کے لئے سب لوگ اپنے ہاتھ بار بار دھوئیں، چھینکتے وقت منہ پر ہاتھ رکھیں، رومال یا ٹشو استعمال کریں، جانوروں سے دور رہیں، غیر ضروری سفر سے پرہیز کریں۔ کورونا وائرس کسی بھی چیز کی سطح پر چند گھنٹے موجود رہ سکتا ہے، اس لئے غیر ضروری چیزیں نہ چھوئیں۔

وباء کو عذاب سے بھی تشبیہ دی جاتی ہے پرانے وقتوں میں طاعون، ہیضہ، گردن توڑ بخار، چیچک اور یرقان وغیرہ جان لیوا امراض تھے۔مگر اس دورِ جدید میں ایبولا، سارس، مرس، ڈینگی اور کورونا وبائی امراض کے طور پر سامنے آئے ہیں۔

ان سے بچاؤ کے لئے ہم سب کو اجتماعی توبہ کرنی چاہئے، حلال کھانے کو فروغ دینا چاہئے اور حفاظتی اقدامات کے ساتھ ساتھ احکامات الٰہی کے مطابق اور خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک سنتوں کے مطابق زندگی گزارنا چاہئے اور پاکی وطہارت کا اہتمام کرنا چاہئے۔

(بشکریہ روزنامہ نوائے وقت کراچی، ۱۵؍مارچ ۲۰۲۰ء)

مرکزی مجلس عاملہ کا اجلاس

ملتان.... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی مجلس منتظمہ (عاملہ) کا اجلاس مولانا صاحبزادہ عزیز احمد مدظلہ کی صدارت میں ۶؍مارچ کو تین سے سات بجے تک نمازوں کے وقفہ کے ساتھ جاری رہا۔

اجلاس میں ۶؍مارچ کو ملتان میں منعقد ہونے والی کانفرنس کی انتظامیہ، ملتان شہر کے بائیس یونٹوں کے زعماء، مجلس کے وہ مبلغین جو دن رات کانفرنس کی کامیابی کے لئے مصروف عمل رہے۔ان کی مساعی جمیلہ پر انہیں تحسین پیش کی گئی اور دعا کی گئی کہ اللہ پاک انہیں اس کی بہترین جزائے خیر عطا فرمائیں۔کانفرنس اگرچہ نہ ہوسکی، لیکن کانفرنس کی آواز جنوبی پنجاب کے اٹھارہ اضلاع کے سینکڑوں مقامات پر کنونشنز، اجتماعات، کانفرنسز، دروس قرآن وحدیث کی صورت میں بھرپور لگی۔جن کے نتائج حوصلہ افزا ہونے کی وجہ سے اللہ پاک کا شکر ادا کیا گیا۔ ان اضلاع کے جماعتی رفقاء کے لئے بھی دعا کی گئی۔ دفتر مرکزیہ سے ملحقہ ایک مکان کی خریداری کی اجازت دی گئی اور دیگر دو مجوزہ مکانوں کی خریداری کی تجویز کو پسند کیا گیا۔

ڈیرہ غازی خان، بدین، کراچی کے مبلغین کے لئے موٹر سائیکل خریدنے کی اجازت دی گئی۔اندرون سندھ اور پنجاب کے کئی ایک علاقوں میں مبلغ رکھنے کی منظوری دی گئی۔مولانا محمد قاسم رحمانی مبلغ بہاولنگر پر گزشتہ دنوں فالج کا اٹیک ہوا، ان کی صحت یابی کے لئے دعا کی گئی اور مولانا عبدالحکیم نعمانی کو ہدایت کی گئی کہ وہ مولانا رحمانی کی صحت یابی تک ہر ماہ دس دن بہاولنگر کے لئے دیں۔اجلاس میں مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد راشد مدنی، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا محمد انس اور (راقم) محمد اسماعیل شجاع آبادی نے شرکت کی۔

جان لیوا کرونا وائرس

اسباب و محرکات

مولانا محمد زکریا نعمانی

چائنا آبادی کے لحاظ سے دنیا کا سب سے بڑا ملک ہے، اس کی آبادی ایک ارب سے زائد ہے، چین نے مختصر مدت میں بہت ترقی کی ہے، ہم سے دو سال بعد آزادی حاصل کرنے کے باوجود اس کا شمار معاشی طور پر دنیا کے مضبوط ترین ممالک میں ہوتا ہے۔ یہاں کے لوگ بہت محنت کش واقع ہوئے ہیں کسی کام سے گھبراتے نہیں ہیں۔

پچھلے دنوں پڑوسی ملک پر " کرونا " نامی مہلک وائرس نے حملہ کر دیا اور دیکھتے ہی دیکھتے پورے چائنا کو اپنی لپیٹ میں لے لیا، اب تک کی اطلاعات کے مطابق سات سو لوگ اس وائرس کی وجہ سے جان سے ہاتھ دھو بیٹھے ہیں جبکہ تقریباً چالیس ہزار لوگ اس وائرس کا شکار ہو چکے ہیں، اس وائرس کا شکار انسان سخت نزلہ زکام میں مبتلا ہو جاتا ہے، پھر رفتہ رفتہ اس کا اثر پورے بدن میں پھیل جاتا ہے، سائنسدانوں کا کہنا ہے کہ یہ وائرس انسانی خلیات کو چیرتا ہوا اندر داخل ہوتا ہے، اور لمحوں میں ہزاروں خلیوں کو تباہ و برباد کر دیتا ہے ۔ انسان کی قوت مدافعت کو کمزور کر دیتا ہے اور اس کے اندر مختلف پراسرار بیماریاں پیدا کر دیتا ہے، اس بیماری کی وجہ سے لوگ سانس لینے میں مشکلات کا سامنا کرتے ہیں اور بعض لوگ پھیپھڑے کے مرض میں مبتلا ہو جاتے ہیں، اس کے اندر پانی بھر جاتا ہے جو جان لیوا ثابت ہوتا ہے۔

کرونا وائرس کا سب سے زیادہ شکار "ووہان" شہر ہوا ہے، طبی ماہرین اس وائرس کی پیدائش اور پھیلاؤ کی تحقیقات کر رہے ہیں ، ماہرین نے اس وائرس کا جینیاتی ٹیسٹ لیا اور اس کا تجزیہ چائنا میں پائے جانے والے " کوبرا سانپ" کے جینیاتی ٹیسٹ سے کیا، ماہرین کا کہنا ہے کہ وائرس اور سانپ کے ٹیسٹ میں بہت زیادہ مماثلت پائی گئی ہے ،یعنی یہ وائرس انسان کے اندر سانپ سے منتقل ہوا ہے۔ جبکہ بعض ماہرین کا کہنا ہے کہ انسانوں کے اندر یہ وائرس چمگادڑ سے منتقل ہوا ہے، اب تک حتمی طور پر اس وائرس کا اصل سبب کا پتہ نہیں لگایا جا سکا، لیکن یہ بات ضرور ہے کہ یہ وائرس کسی حرام جانور سے انسانوں میں منتقل ہوا ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ ان جانوروں سے انسانوں کے اندر یہ وائرس منتقل کیسے ہوا؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ اس شہر میں مقامی لوگ ہر قسم کے حشرات اور جانور کھا جاتے ہیں، جیسے سانپ، بچھو، چوہا، کتا، کیڑے مکوڑے، خنزیر وغیرہ، جبکہ سردیوں کا احساس ختم کرنے کے لئے یہ لوگ چمگادڑ کا سوپ پیتے ہیں اس لئے ان لوگوں کے اندر یہ وائرس انہی حرام جانوروں سے منتقل ہوا ہے۔ متعدد ویڈیوز میں دیکھا گیا ہے کہ یہ لوگ چوہا اور دوسرے حشرات کو زندہ کھا جاتے ہیں۔

اسلام ایک مکمل دین ہے، اس میں کھانے پینے کے قوانین بھی بیان کئے گئے ہیں، حلال چیزوں کو کھانے کا حکم دیا گیا ہے جبکہ حرام چیزوں سے بچنے کا حکم دیا ہے، حشرات الارض، چوہا، کتا وغیرہ کھانے سے منع کیا گیا ہے، کیونکہ ان جانوروں کے گوشت میں مختلف بیماریاں پائی جاتی ہیں جیسا کہ مختلف میڈیکل رپورٹ میں کہا گیا ہے، جبکہ سور اور خنزیر کو اسلام نے نجس العین قرار دیا ہے کہ اس جانور کے قریب بھی مت جاؤ۔ اور یہ لوگ ان جانوروں کو مزے لے کر کھاتے ہیں۔

قرآن مجید میں اللہ پاک فرماتے ہیں:

”یَا اَیُّھَا النَّاسُ کُلُوْا مِمَّا فِی الْاَرْضِ حَلٰلاً طَیِّباً وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ

عبدالخالق گل محمد اینڈ سنز
گولڈ اینڈ سلور مرچنٹس اینڈ آرڈر سپلائرز
دکان نمبر N-91 صرافہ بازار میٹھادر کراچی
فون: 32545573

الشَّیطٰنِ، اِنَّهٗ لَکُمْ عَدُوٌّ مُّبِینٌ۔“
(البقرۃ:۱۶۸)

ترجمہ:”اے لوگو! زمین میں جو حلال پاکیزہ چیزیں ہیں وہ کھاؤ، اور شیطان کے نقش قدم پر نہ چلو، یقین جانو کہ وہ تمہارے لئے ایک کھلا دشمن ہے۔“

دوسری جگہ ارشاد ہے:

”وَمَا اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَ مَانَهٰکُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْهُ.“ (الحشر:۷)

ترجمہ:”اور رسول تمہیں جو کچھ دیں، وہ لے لو، اور جس چیز سے منع کریں، اُس سے رُک جاؤ۔“

پہلی آیت میں مسلمانوں کو حلال چیزیں کھانے کا حکم دیا گیا ہے، اور یہ بتایا گیا ہے کہ خیال رکھو شیطان تمہارا کھلم کھلا دشمن ہے، کہیں شیطان کے بہکاوے میں آ کر حلال چیزوں کو حرام نہ کردو اور حرام چیزوں کو حلال نہ کردو، اب حلال چیزوں کی تعیین کیسے ہوگی، اس کے لئے ہمیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات اور احکامات سے ہدایات ملتی ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی حیات مبارکہ میں انسانی زندگی کے تمام پہلوؤں کی راہنمائی فرمائی ہے۔ اس سلسلے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت سے مکمل ہدایت مل سکتی ہے۔

لہٰذا اس وائرس سے بچنے کا ایک طریقہ یہ ہے کہ سب سے پہلے اسلام کے حرام کئے ہوئے جانور کھانے سے بچا جائے، حلال وحرام کا لحاظ رکھا جائے، اور حلال جانور کو بھی شرعی طریقے سے ذبح کر کے کھائے، تاکہ اس کی رگوں سے سارا خون نکل جائے۔

ماہرین نے اس سے بچنے کا ایک طریقہ یہ بتایا ہے کہ دن میں پانچ مرتبہ اپنے چہرے، ہاتھ پیروں کو پانی سے دھولیا جائے، حیرت کی بات ہے کہ اسلام نے بھی دن میں پانچ مرتبہ نماز کے وقت وضو کا حکم دیا ہے، اور جب ہم وضو کرتے ہیں تو ہمارے اعضاء میں موجود بہت سارے وائرس وضو کی وجہ سے زائل ہوجاتے ہیں اور انسان پورے دن تروتازہ رہتا ہے، اور آج سائنس نے بھی اسی طریقہ کا حکم دے کر اسلام کی حقانیت کو مزید واضح کردیا ہے۔

ایک اور اہم بات یہ بھی ہے کہ چائنا میں بہت سارے مسلمان آباد ہیں، لیکن انہیں زندگی کی بنیادی سہولیات میسر نہیں ہیں، اور ان پر عرصہ دراز سے ظلم وستم کا بازار گرم کیا جارہا ہے، وہاں کی حکومت کو چاہئے کہ مسلمانوں پر ظلم بند کرے تاکہ ان خداترس، بےبس مسلمانوں کی بددعا سے چائنا مزید تباہی کا شکار ہونے سے بچ جائے۔

اگر چائنا کی حکومت علاج کے ساتھ ساتھ ان چیزوں کا خیال کرے گی تو خدا کی ذات سے امید ہے کہ اسے اس عذاب سے نجات مل جائے گی، ورنہ اس وائرس کے مہلک اثرات آئندہ نسلوں میں بھی تباہی پھیلا سکتے ہیں۔☆☆

ختم نبوت کانفرنس، شاہی مسجد شجاع آباد

شجاع آباد..... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام عرصہ دراز کے بعد ۱۵ فروری کو مغرب کی نماز کے بعد ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد ہوا۔ مغرب کی نماز کے بعد خانوادہ امیر شریعت کے چشم و چراغ، ابن امیر شریعت حضرت مولانا سیّد عطاء المومن شاہ بخاریؒ کے فرزند ارجمند مولانا سیّد عطاء اللہ شاہ بخاری (ثالث) کا بیان ہوا۔ عشاء کی نماز کے بعد دوسری نشست کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ ملک کے معروف ثناخواں مبشر احمد صائم نے نعتیہ کلام پیش کیا۔ شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ، مولانا محمد قاسم سیوطی مبلغ منڈی بہاؤالدین، مولانا محمد عبداللہ بہلوی مدظلہ، مولانا محمد وسیم اسلم، قاضی قمر الصالحین، راقم الحروف محمد اسماعیل شجاع آبادی کے بیانات ہوئے۔ آخری خطاب مرکزی نائب امیر حضرت مولانا حافظ ناصر الدین خاکوانی مدظلہ نے کیا۔ علماء کرام نے ناموس رسالت اور عقیدۂ ختم نبوت کی حفاظت کے لئے قلعہ کہنہ قاسم باغ کے اسٹیڈیم میں منعقد ہونے والی کانفرنس میں شرکت کی دعوت دی۔ سامعین نے پُرجوش اور نعروں کی گونج میں کانفرنس میں شرکت کا ارادہ کیا۔ کانفرنس کی صدارت پیر طریقت حضرت صاحبزادہ عزیز احمد بہلوی نے کی۔ شجاع آباد کی شاہی مسجد کے ایک عرصہ تک مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ خطیب رہے جو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دوسرے امیر تھے۔ جن کی ساری زندگی عقیدۂ ختم نبوت کی حفاظت اور سارقین ختم نبوت قادیانیوں کے تعاقب میں گزری۔ آپ کی وفات کے بعد مولانا قاضی عبداللطیف اخترؒ شاہی مسجد کے خطیب اور حضرت قاضی صاحبؒ کے جانشین مقرر ہوئے۔ اب مولانا قاضی عبداللطیف اخترؒ کے فرزند ارجمند مولانا قاضی قمر الصالحین مسجد کی خطابت اور مدرسہ حدیقۃ الاحسان کا اہتمام سنبھالے ہوئے ہیں اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت شجاع آباد کے نائب امیر بھی ہیں۔

خاندانِ بنوری کے چشم و چراغ

حافظ محمد سفیان انورؒ کی رحلت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سابق مرکزی نائب امیر و جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی کے سابق رئیس، امام اہلسنت حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰن نوراللہ مرقدہ کے نواسے اور حضرت مولانا عبیدالرحمٰنؒ کے پوتے محبوب العلماء والصلحاء، خادم ختم نبوت حافظ محمد سفیان انورؒ طویل علالت کے بعد گزشتہ دنوں شیفیلڈ (برطانیہ) میں رحلت فرمائے عالم آخرت ہوئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

خانوادۂ بنوری کے چشم و چراغ، علماء و مشائخ کے محبوب، اپنی حیات مستعار کی صرف ۳۶ بہاریں دیکھ پائے اور پورے خاندان کو غمگین اور افسردہ چھوڑ کر اپنے کریم آقا کے حضور حاضر ہوگئے۔ اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ عفو و کرم کا معاملہ فرمائے۔ حافظ صاحبؒ کو اللہ جل شانہ نے دین اور اہل دین کی محبت کا خاص وصف عطا فرمایا تھا۔ برمنگھم میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام منعقد ہونے والی سالانہ ختم نبوت کانفرنسوں میں بھرپور حصہ لیتے، علماء کرام اور مشائخ عظام کی خدمت کرکے دلی سکون حاصل کرتے تھے۔ آپ کی وفات حسرت آیات پر اکابرین ختم نبوت خصوصاً حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، صاحبزادہ مولانا عزیز احمد، مولانا عزیزالرحمٰن جالندھری، مولانا اللہ وسایا، مولانا خواجہ خلیل احمد، مولانا حافظ محمد اکرم طوفانی، مولانا مفتی خالد محمود، قاری فیض اللہ چترالی، مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ، مولانا قاضی احسان احمد، جناب محمد انور رانا، جناب منظور احمد میو ایڈووکیٹ، محمد وسیم غزالی، حافظ محمد ایوب کے علاوہ مبلغین ختم نبوت اور کارکنانِ ختم نبوت نے خاندانِ بنوری سے اظہار تعزیت کیا ہے۔ اللہ رب العزت حافظ صاحبؒ

صاحبزادہ مولانا عزیزالرحمٰن رحمانی

کی کامل مغفرت فرمائے ان کے درجات بلند فرمائے اور خاندانِ بنوری کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ قارئین سے درخواست ہے کہ حافظ صاحب کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

مرحوم کے ماموں صاحبزادہ مولانا عزیزالرحمٰن رحمانی نے اس سانحہ پر اپنے دلی جذبات کا اظہار ان الفاظ میں کیا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں:

....

لگتا نہیں ہے جی مرا اجڑے دیار میں
کس کی بنی ہے اس عالمِ ناپائیدار میں
کہہ دو ان حسرتوں سے کہیں اور جا بسیں
اتنی جگہ کہاں ہے دلِ داغدار میں

ہم سب کا لاڈلا، خاندان کا دلارا، آپی اور انور بھائی کی انکھوں کا تارا، آسیہ تائی کے دل کا ٹکڑا، علماء، مشائخ اور بزرگوں کا محبوب، سفیان۔۔۔ جنت میں چوکڑیاں بھر رہا ہے، دادا اور نانا کا ہاتھ پکڑے، جنت کی سیریں کرتا ہوا ان کو دنیا کے حالات سنا رہا ہے، اپنی نانی کے سینے سے لگ کر اپنی امی کی بیماری اور غم کے احوال سنا کر ان کو روحانی توجہات کے لئے اکسا رہا ہے۔

سفیان تھا تو اس زمانے کا، لیکن روح اس کے اندر پرانی تھی، اس لئے مستقل بے چین رہتا تھا، حسرت کے ساتھ اِدھر اُدھر تکتا رہتا تھا اور خود کے آس پاس کسی پرانے کو نہ پا کر اپنی حالت پر افسوس کرتا تھا کہ میں کن ناقدرے لوگوں میں پھنس گیا ہوں۔

حدیث شریف: رجل شابٌ نشأ فی عبادۃ اللہ (وہ نوجوان جس نے اپنی جوانی کو اللہ تعالیٰ کی عبادت میں گزار دیا ہو) کا صحیح مصداق تھا، بیماری کی وجہ سے زیادہ عبادتیں نہیں کر پاتا تھا، لیکن دل اور زبان کو ہر وقت ذکر اللہ سے آباد رکھتا تھا۔ اپنی ذات میں ملنگ تھا دوسروں کی خوشی میں خوش ہونے والا، دوسروں کو کھلانا، اور کھاتے دیکھ کر خوش ہونے والا، خود پرانے کپڑوں میں اور دوسروں کو اچھے اور نئے لباس میں دیکھ کر خوش ہونے والا تھا، خاندان کے سب افراد کی بھلائی کی فکر کرنے والا، خاندان کے نوجوان بچوں کی اصلاح کی فکر رکھنے والا، پیارا سفیان اب وہاں سے سب پر روحانی توجہات کرے گا۔

بزرگوں کے رازوں کا امین تھا، پاکستان کے آخری سفر میں میرے ساتھ بائی روڈ سفر میں ہر خانقاہ اور مزار پر حاضری دے کر بزرگوں کے ساتھ راز و نیاز کرتا رہا، میرے ساتھ کبھی بھی بے ادبی یا گستاخی والا معاملہ نہیں کیا، اللہ تعالیٰ اس کو تروتازہ رکھے، ہمیشہ میری ہر بات خواہی نخواہی خاموشی سے مان لیا کرتا تھا۔

اپنی ذات میں انجمن تھا، نوجوان اور ملنے جلنے والے اس کے پاس بیٹھ کر لمحوں میں اس کے گرویدہ ہو کر اس کی محبت کے اسیر ہو جاتے تھے۔

ختم نبوت کے کام کا دیوانہ، عقیدے کی پختگی میں بے مثال تھا، علماء کرام کی خدمت اس کی زندگی کا حصہ تھی، پاکستان میں سینکڑوں علماء کرام اس کے گرویدہ تھے، برطانیہ میں جو علماء کرام جاتے تھے، ہمہ وقت ان کی ہر طرح سے خدمت میں مصروف رہتا تھا، مسلمانوں کے ہر اجتماع میں شرکت کو فرض کے درجے میں سمجھتا تھا، اس لئے بیماری اور معذوری کے باوجود وہاں پہنچنا اپنی ذمہ داری سمجھتا تھا۔ پاکستان میں آخری سفر کے دوران کراچی کے ہر ختم بخاری شریف میں شریک ہوا، ہر بزرگ سے دعا کروانے کے لئے پہنچا، جس کے پاس نہ جا سکا اس کو دعا کے لئے کہلوایا، گاؤں جا کر سب پرانے بزرگوں کی قبر پر بھی حاضری دی اور جو موجود تھے ان کے پاس بھی حاضر ہوا، اس کو روحانی سکون اور اطمینان بڑی عمر کے لوگوں میں بیٹھ کے ملتا تھا۔

حافظہ بے نظیر و بے مثال تھا، بچپن میں جن کو دیکھا ہوا تھا، آخری سفر میں ان کو ایک نظر میں پہچان جاتا تھا اور نام کے ساتھ ان کو پکار کے بتاتا تھا کہ ہماری ملاقات کب ہوئی تھی، سیالکوٹ میں ایک ڈاکٹر صاحب کے پاس ہمارا جانا ہوا، وہ آنکھوں میں دیکھ کے مرض کی شناخت کرتے ہیں اور علاج بالغذاء کرتے ہیں، سفیان کو طویل وقت دیا، انہوں نے پھر سفیان سے کہا کہ آپ کا دماغ اپنی عمر سے دس سال بڑا ہے۔ طویل تکلیف دہ بیماری کے باوجود نہ حافظہ متاثر ہوا نہ خود پر اس نے بیماری کو سوار ہونے دیا، الحمدللہ روحانی ترقیات سے مسلسل ہم آہنگ رہا، روز بروز ترقی کی منازل طے کر رہا تھا۔

عجیب صفات و کمالات کا مالک تھا، بڑوں میں بڑا، بزرگوں میں بزرگ، بچوں کے ساتھ بچہ بن جاتا تھا، سب سے ان کے مزاج کے مطابق بات کر کے ان کو اپنا گرویدہ بنا لیتا تھا، جو ایک بار اس سے مل لیتا، ضرور دوبارہ اس سے ملنے آتا تھا۔

حکیم طارق محمود چغتائی نے ایک دو نسخے اس کو بتائے، تو اس پر کہنے لگا کہ یہ چیزیں میرے لئے فائدے مند نہیں ہیں، علاج بالغذاء اور اشیاء کے خواص کا خود بہت ماہر تھا، ہر بیماری کے لئے کوئی نہ کوئی ٹوٹکہ اس کے پاس ہوتا تھا۔ ہمارے پاس گیارہ ماہ رہا، ماشاءاللہ بہت اچھا ہو گیا تھا، ہم سب کے ساتھ اس کا اور ہمارا بہت زیادہ دل لگ گیا تھا، جب جا رہا تھا تو ہمارا خیال یہ تھا کہ ان شاء اللہ! ایک دو ماہ میں واپس آ جائے گا اور جاتے ہوئے اس کو میں نے یہ کہا بھی تھا کہ جلد واپس آنا، لیکن افسوس کہ وہ اس کا پاکستان کا آخری سفر تھا۔

یہاں سے جاتے ہوئے اپنی صحت میں بہتری پر بہت خوش تھا، اس لئے کہ اب اس کو امید ہو گئی تھی کہ میں اب ٹھیک ہو کر اپنے والدین کی خدمت کر سکوں گا۔۔ کئی بار مجھ سے کہا کہ میرا دل چاہتا ہے کہ میں والدین کی خدمت کر سکوں، میری بیماری کی وجہ سے وہی میری خدمت کرتے ہیں، اب میں ٹھیک ہو رہا ہوں، ان شاء اللہ! ان کی بہت خدمت کروں گا۔

اللہ تعالیٰ اس کے درجات بلند کرے۔۔

حقیقت یہ ہے کہ دل بہت غمگین ہے، آنکھیں نم ہیں اور ہمارے پورے خاندان نے اس کی جدائی میں دل پر بوجھ رکھا ہوا ہے، ہر چھوٹا بڑا اس کی جدائی میں غمگین ہے، ماں اور باپ تو ٹوٹے ہوئے ہی ہیں، ہم سب بھی ان سے کم غمگین نہیں ہیں، مجھے تو عبداللہ، عکرمہ اور محمد سے زیادہ عزیز تھا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کے ساتھ جنت میں جمع کرے۔ آمین

ہم خاندان والے تو مسلسل 30 سال سے مختلف غموں کا شکار بنے ہوئے ہیں، ایک غم سے ابھی دل سنبھلا نہیں ہوتا کہ دوسرا اس سے بڑا غم سامنے کھڑا ہو جاتا ہے۔ دنیا کی بے ثباتی صحیح معنوں میں ہم بہن بھائیوں کو اپنا یقین دلائے ہوئے ہے، کون کس سے تعزیت کرے یہی سمجھ نہیں آتا، ہر شخص ایک دوسرے کو خاموش اور غمگین نگاہوں سے دیکھتا رہتا ہے، سب ہی تعزیت کے محتاج ہیں۔

اس موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے الفاظِ مبارکہ ہی اپنی تسلی کے لئے بار بار دہرانے کو دل کرتا ہے۔

انَّ للّٰہ ما اخذ ولہ ما اعطیٰ وکلّ شیءٍ عندہ باجلٍ مسمّیً... القلبُ یحزن والعینُ تدمع و انّا بفراقِک اسفان لمحزونون، ولا نقول الا علیٰ ما یرضیٰ ربّنا، انّا للّٰہ وانّا الیہ راجعون۔

اللہ تعالیٰ اس کی بال بال مغفرت فرمائے اس کے درجات کو بلند فرمائے، اس کا حشر انبیاء، صدیقین اور شہداء کے ساتھ کرے، اس کی بیماری کو اس کے بہت اعلیٰ درجات کا سبب بنائے، اس کی قبر کو جنت کے باغوں میں سے ایک باغ بنائے، آمین۔☆☆

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے

دعوتی وتبلیغی اسفار

دو روز ساہیوال میں: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا عبدالحکیم نعمانی کی دعوت پر دو روز کے لئے ساہیوال آنا ہوا۔مجلس ساہیوال کے ناظم اعلیٰ مولانا قاری عبدالجبار مدظلہ باہمت عالم دین قاری القرآن ہیں۔جامعہ محمدیہ کے نام سے حفظ و ناظرہ کی معیاری درسگاہ اور شعبۂ بنات چلارہے ہیں۔ان کی جامع مسجد میں ۱۰؍فروری مغرب کی نماز کے بعد علماء کنونشن منعقد ہوا،جس میں تلاوت ونعت کے بعد راقم نے کنونشن کی غرض وغایت بیان کی اور ۶؍مارچ کو ملتان میں ہونے والی عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس میں شرکت کی دعوت دی۔علماء کرام نے قافلوں کی صورت میں بھرپور شرکت کا ارادہ کیا۔

جامع مسجد امیر معاویہ میں درس: جامع مسجد امیر معاویہ کے بانی امام وخطیب مولانا محمد شفیع قاسمی ہیں۔جوخطیب پاکستان مولانا محمد ضیاء القاسمیؒ کے خوشہ چیں ہیں اور انہیں کی طرز کے نظریاتی خطیب ہیں۔مولانا قاری عبدالجبار مدظلہ کے پروگرام میں گزشتہ شب تشریف لائے اور رات کے قیام وآرام اپنے ہاں فرمائش کی، لیکن میزبان نے اجازت نہ دی تو مولانا عبدالحکیم سلمہ کی معیت میں صبح کی نماز ان کی مسجد واقع فرید ٹاؤن میں ادا کی اور تقریباً آدھ گھنٹہ بیان کا موقع ملا۔

جامعہ علوم شرعیہ ساہیوال: جامعہ کے بانی مبانی علامہ غلام رسولؒ،مولانا عبدالمجید انورؒ علامہ مقبول احمدؒ تھے۔تینوں حضرات اللہ کو پیارے ہوگئے،اب مدرسہ کا نظم ونسق ہمارے خیرالمدارس ملتان کے تعلیم کے زمانہ کے ساتھی مولانا طارق مسعود مدظلہ چلا رہے ہیں۔ہرسال چناب نگر کورس کی تیاری کے سلسلہ میں حاضری ہوتی ہے۔ امسال ۱۱؍فروری ۱۱ بجے صبح جامعہ کے طلبا واساتذہ کرام سے خطاب کا موقع ملا، متعدد طلبا نے چناب نگر کورس میں شرکت کے نام لکھوائے۔

جامعۃ السراج چیچہ وطنی: جامعہ کے بانی ہمارے جامعہ باب العلوم کہروڑپکا کے تعلیم کے زمانہ کے ساتھی مفتی ظفر اقبال مدظلہ ہیں۔انہوں نے بورے والا روڈ پر تقریباً دس کنال زمین خرید کر جامعۃ السراج کی بنیاد رکھی۔ابتدا میں تخصص فی الفقہ کی کلاس سے آغاز کیا۔تخصص کے علاوہ سادسہ تک تعلیم کا سلسلہ جاری رکھے ہوئے ہیں۔ آپ چیچہ وطنی مجلس کے امیر بھی ہیں۔چندلمحات جامعۃ السراج میں استراحت کا موقع ملا،ان کے ہاں مشکوٰۃ شریف کی کلاس میں دو طلبا کرام زیر تعلیم ہیں۔معلم ومتعلم دونوں سے درخواست کی کہ ان دونوں طلبا کرام کو آئندہ سال دورۂ حدیث شریف کے لئے جامعہ ختم نبوت چناب نگر بھجوائیں استاذ و طلبا دونوں نے وعدہ کیا۔اللہ پاک ایفائے عہد کی توفیق نصیب فرمائیں۔

مرکزی جامع مسجد میں علماء کنونشن: ۱۱؍فروری ظہر کی نماز کے بعد مرکزی جامع مسجد چیچہ وطنی میں ختم نبوت کنونشن منعقد ہوا، جس کی صدارت مقامی امیر نے کی۔کنونشن میں دو درجن سے زائد علماء کرام، ائمہ وخطباء نے شرکت کی۔ کنونشن کے اغراض ومقاصد پر راقم نے روشنی ڈالی اور علماء کرام سے تجاویز مانگیں اور درخواست کی کہ آپ لوگ ۶؍مارچ کو اسٹیڈیم قلعہ کہنہ قاسم باغ ملتان کی کانفرنس میں قافلوں کی صورت میں تشریف لائیں تو علماء کرام نے اپنی اپنی مساجد سے بسوں، کوسٹروں اور ویگنوں کی صورت میں حاضری کا وعدہ کیا۔یہاں کے علماء کرام نے کانفرنس میں جوش وجذبہ کے ساتھ شرکت کا وعدہ فرمایا۔مرکزی جامع مسجد کے بانی خطیب حضرت مولانا محمد ارشادؒ اور ان سے پہلے مولانا حافظ عبدالواحد تھے، جو مجلس کے امیر ومبلغ تھے۔مولانا محمد ارشادؒ بھی تقریباً ایک سال پہلے فوت ہوئے، اب ان کے فرزند ارجمند خطیب اور مدرسہ کے شیخ الحدیث ہیں۔

مکی مسجد میں جلسہ: مکی مسجد سے ملحقہ بنات کے مدرسہ میں ہمارے ایک بہترین ساتھی قاری زاہد اقبالؒ استاذ الحدیث رہے، ان کی سرکردگی میں مدرسہ نے خوب ترقی کی اور بنات میں دورۂ حدیث شریف تک تعلیم جا پہنچی۔اب بھی یہ سلسلہ جاری وساری ہے۔مدرسہ کا نظم حاجی محمد ربوب چلا رہے ہیں۔۱۱؍فروری کو مغرب سے عشاء تک سیّدنا صدیق اکبرؓ کی سیرت پر جلسہ ہوا، جس کی صدارت مولانا پیر جی عبدالحفیظ مدظلہ نے کی۔راقم کا تفصیلی بیان ہوا۔

مولانا محمد ساجد کی دعوت پر: مولانا محمد ساجد سلمہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لیہ اور بھکر کے مبلغ ہیں۔ ان کی دعوت پر ۱۲، ۱۳ر فروری دو روز کے لئے آنا ہوا۔

جامع مسجد امیر معاویہ گورمانی: ۱۲ر فروری ظہر کی نماز کے بعد جامع مسجد امیر معاویہؓ میں راقم نے تحریک ختم نبوت ماضی وحال کے آئینہ میں اور موجودہ حالات میں مسلمانوں کے عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے فرائض کے عنوان پر کنونشن کے شرکاء سے خطاب کیا۔ کنونشن کا انتظام مولانا حماد یوسف نے کیا۔ سامعین نے کانفرنس میں قافلوں کی صورت میں شرکت کی یقین دہانی کرائی۔

جامع مسجد لاری اڈا سنانواں: مسجد کے خطیب و امام مولانا محمد ابوبکر ہیں جو متحرک اور باہمت عالم دین ہیں، انہوں نے چند دنوں میں سابقہ مسجد شہید کر کے نئی تعمیر کی۔ ۱۲ر فروری عصر کی نماز کے بعد راقم نے خطاب کیا، جبکہ مغرب کی نماز کے بعد ضلعی مبلغ مولانا محمد ساجد نے ایک اور مسجد میں بیان کیا۔

ڈاکٹر عبدالشکور عظیم چلڈرن اسپیشلسٹ ہیں۔ سنانواں میں موصوف اور ان کی اہلیہ محترمہ بھی ڈاکٹر ہیں۔ دکھی انسانیت کی خدمت میں مصروف ہیں۔ ڈاکٹر عبدالشکور صوم وصلوٰۃ کے پابند باریش ڈاکٹر ہیں۔ لاہور کے زمانہ سے ان سے یاداللہ وابستہ ہے۔ اس علاقہ سے جب بھی گزر ہوتا ہے، ان کے ہاں ضرور حاضری ہوتی ہے۔ مغرب کی نماز کے بعد مولانا محمد ساجد سلمہ نے ایک مسجد میں بیان کیا۔ عشاء کے بعد سنانواں کے مضافاتی بستی کی جامع مسجد میں راقم کا بیان ہوا۔

جامعہ نعمانیہ سلیمانیہ ملتان: تونسہ شریف کی معروف درگاہ کے بانی حضرت خواجہ سلیمان تونسویؒ کے مسترشدین نے یہ مدرسہ قائم کیا۔ حضرت والا کے مریدین خاکوانی برادری سے تعلق رکھتے ہیں۔ عرصہ دراز سے مدرسہ کا نظم خاکوانی سردار چلا رہے ہیں، اس وقت مدرسہ کے شیخ الحدیث اور صدر المدرسین مولانا عطاء الرحمٰن مدظلہ ہیں۔ جن کا تعلق ہمارے شجاع آباد کے مضافاتی علاقہ حافظ والا سے ہے۔ ۱۳ر فروری دن گیارہ بجے طلبا و اساتذہ کرام سے بیان کی سعادت نصیب ہوئی۔

جامعہ حنفیہ قادریہ: جامعہ کے بانی ہمارے استاذ جی حکیم العصر حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی نوراللہ مرقدہ کے شاگرد رشید اور میرے ایک اور استاذ اور مرشدزادہ حضرت مولانا عبدالحیٔ بہلوی نقشبندیؒ کے خلیفہ مجاز مولانا محمد نواز سیّال ہیں۔ موصوف شریعت وطریقت کے جامع اور نقشبندی سلسلہ کے شیخ ہیں، انہوں نے خانیوال روڈ پر مل صادق آباد کے قریب چند سال قبل مدرسہ کی بنیاد رکھی۔ حضرت مولانا کے اخلاص کی برکت سے مدرسہ اور مکتب جامعہ کی شکل اختیار کر گیا۔ جہاں دورۂ حدیث شریف سمیت تمام اسباق ہوتے ہیں۔ کئی سال سے راقم چناب نگر کورس کے سلسلہ میں حاضر ہوتا ہے۔ امسال ۱۳ر فروری ظہر کی نماز کے بعد بیان کی سعادت نصیب ہوئی۔ بیان کے اختتام پر متعدد طلبا نے کورس میں شرکت کے لئے نام لکھوائے۔

دارالعلوم رحیمیہ: مولانا قاری محمد ادریس ہوشیار پوری مدظلہ بھی ہمارے استاذ جی حضرت حکیم العصر مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ کے چہیتے شاگردوں میں سے ہیں۔ اگرچہ ان کا اصل میدان قرآن پاک حفظ وتجوید ہے، لیکن دارالعلوم رحیمیہ بھی ملتان کے جامعات میں سے ایک اہم ادارہ ہے۔ جہاں دورۂ حدیث شریف سمیت تمام کلاسیں ہیں اور سینکڑوں طلبا ان کے جامعہ میں زیر تعلیم ہیں۔ ۱۳ر فروری قبل از ظہر جامعہ رحیمیہ میں بیان کا موقع ملا۔ یہاں سے ہر سال کثیر تعداد میں طلبا چناب نگر کورس میں شریک ہوتے ہیں۔ امسال بھی متعدد طلبا نے نام لکھوائے۔

ظریف شہید میں جمعۃ المبارک کا خطبہ: ۱۴ر فروری جمعۃ المبارک سے قبل تین مساجد میں بیان اور ۱۵ر فروری شجاع آباد ختم نبوت کانفرنس کے سلسلہ میں اعلان و بیان ہوا۔ جامع مسجد الخیر کے بانی مولانا شبیر احمدؒ تھے، جو جامعہ خیرالمدارس ملتان کے قدیم فضلاء میں سے تھے۔ آپ نے ۱۹۵۸ء میں دورۂ حدیث شریف کیا۔ اس وقت جامعہ خیرالمدارس میں حضرت مولانا خیر محمد جالندھریؒ بانی جامعہ اور حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کے ایک اور خلیفہ مولانا عبدالرحمٰن کامل پوریؒ اور علامہ محمد شریف کشمیریؒ جیسے جبال العلم شخصیات علم وفضل کے موتی بکھیر رہے تھے سے دورۂ حدیث شریف کیا۔ آپ نے ۱۹۷۰ء میں مدرسہ کی بنیاد رکھی، پھر ۱۹۹۸ء میں تعمیر جدید ہوئی، آپ فنا فی اللہ شخصیت کے مالک تھے۔ ۸ر اگست ۲۰۱۶ء میں آپ کی وفات ہوئی، آپ کی وفات کے بعد آپ کے فرزند ارجمند مولانا محمد یحییٰ فخری جانشین اور مہتمم مدرسہ اور خطیب جامع مسجد مقرر کئے گئے۔ مولانا محمد یحییٰ متحرک عالم دین ہیں۔ آپ نے اپنی مسجد سمیت تین مساجد میں بیانات کرائے۔

جامع مسجد حقانیہ: مولانا شبیر احمدؒ جن کا ذکر

سطور بالا میں آچکا ہے۔ایک عرصہ تک جامع مسجد حقانیہ کے امام وخطیب رہے۔اب مولانا ثناءاللہ ایک نوجوان عالم امام وخطیب ہیں۔۱۴؍فروری عصر کی نماز کے بعد جامع مسجد حقانیہ میں بیان و اعلان کا اتفاق ہوا۔

جلالپور پیروالا کا دورہ: ۶؍مارچ ختم نبوت کانفرنس کے سلسلہ میں ۱۶؍فروری کو جلالپور پیروالا کی تحصیل کا دورہ کیا۔اس دورہ میں بہاولپور کے مبلغ مولانا محمد اسحاق ساقی، منڈی بہاؤالدین کے مبلغ مولانا محمد قاسم سیوطی کی رفاقت حاصل رہی۔تبلیغی وتنظیمی دورہ کا آغاز عنایت پور مدرسہ مطالب العلوم سے کیا۔جس کے بانی ہمارے مولانا عبدالرحیم اشعرؒ تھے۔ان کی وفات کے بعد ان کے فرزند اکبر مولانا عطاءالرحمٰن اشعر مدظلہ ان کے جانشین بنائے گئے۔پچھلے دنوں ان کی ہارٹ سرجری ہوئی تو ان سے ملاقات کی اور ان کی عیادت کی اور ان کے فرزند مولانا محمد موسیٰ سلمہ کے ذمہ لگایا کہ وہ مولانا محمد قاسم سیوطی کا غازی پور، آڈووالی، علی پور سادات اور حافظ والا کے جماعتی احباب سے ملاقات کرائیں۔

خانبیلہ میں خطاب: خانبیلہ جلالپور پیروالا کا مضافاتی قصبہ ہے۔جہاں قاری محمد امین مدظلہ کی دعوت پر ان کی مسجد جامع مسجد قاسمی میں ظہر کی نماز کے بعد مولانا محمد اسحاق اور راقم کے بیانات ہوئے، سامعین نے کانفرنس میں قافلہ کی صورت میں شرکت کا ارادہ کیا۔

بہاولپور میں بیان: ہمارے استاذ جی حضرت مولانا عبدالعزیز شجاع آبادیؒ کے ہمشیر زادہ مولانا محمد نواز ایک عرصہ تک خطیب رہے۔ان کی مسجد میں علماء کرام کا اجتماع منعقد ہوا، جس میں کانفرنس میں شرکت کے لئے عوام الناس کو دعوت دی گئی۔

جلالپور پیروالا میں علماء کنونشن: ۱۶؍فروری جامعہ رحمانیہ میں شہر کے علماء کرام کا اجتماع منعقد ہوا، جس کی صدارت مولانا عبدالشکور نے کی۔اجلاس میں دودرجن سے زائد علماء کرام نے شرکت کی۔کنونشن کا آغاز قاری محمد یوسف نقشبندی کی تلاوت سے ہوا۔صاحب صدر نے کنونشن کی غرض وغایت بیان کی۔راقم نے حکومت کی قادیانیت نوازی اور گستاخان رسول (آسیہ مسیح، وجیہہ الحسن) کی باعزت رہائی اور حکومتی عزائم پر روشنی ڈالی اور علماء کرام سے درخوست کی کہ وہ ۶؍مارچ کی ختم کانفرنس میں شرکت سے متعلق تجاویز پیش فرمائیں۔علماء کرام نے اپنی اپنی مساجد سے قافلوں کی صورت میں روانگی کا اعلان کیا۔

رحیم یار خان میں ختم نبوت کانفرنس: جمعیت علماء اسلام پنجاب کے سابق امیر مولانا رشید احمد لدھیانویؒ کی خدمات پر انہیں خراج تحسین پیش کرنے کے لئے عباسیہ ٹاؤن کی جامع مسجد ختم نبوت میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی، جس کی صدارت جمعیت علماء اسلام ضلع رحیم یار خان کے امیر مولانا صاحبزادہ خلیل الرحمٰن درخواستی نے کی، جبکہ نقابت کے فرائض ضلع جنرل سیکریٹری مولانا لقمان حسن لدھیانوی نے کی۔کانفرنس سے جمعیت علماء اسلام کے ناظم اعلیٰ مولانا عبدالغفور حیدری، جمعیت علماء اسلام رحیم یارخان کے عہدیداران نے خطاب کیا۔

مولانا عبدالغفور حیدری صاحب نے موجودہ حکمرانوں کے یہود وقادیانیت نوازی ایجنڈا بیان کرکے بھرپور مذمت کیا وراس عزم کا اظہار کیا کہ جمعیت علماء اسلام پارلیمنٹ کے اندروباہر حکمرانوں کے ملک وملت کے خلاف ایجنڈا کا بھرپور مقابلہ کرے گی۔راقم نے عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے علماء لدھیانہ کی عظیم الشان خدمات پر انہیں خراج تحسین پیش کیا۔مولانا رشید احمد لدھیانویؒ کے ساتھ گزرے ہوئے اوقات اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے تعلق کا تذکرہ کیا۔کانفرنس ۱۱ بجے شروع ہوکر عصر کی نماز تک جاری رہی۔

دین پور شریف میں حاضری: راقم عصر کی نماز کے بعد رحیم یار خان سے خان پور کے لئے روانہ ہوا۔مغرب کی نماز جامعہ عبداللہ ابن مسعود خان پور میں ادا کی۔بعدازاں جامعہ مخزن العلوم میں حاضر ہوا۔شومئ قسمت کہ دونوں اداروں کے ذمہ داراوں میں سے کسی سے ملاقات نہ ہوسکی۔

دین پور شریف ملک کی نامور درگاہ ہے۔ جس نے تحریک آزادی اور تحریک ریشمی رومال میں کلیدی کردار ادا کیا۔درگاہ کے بانی حضرت اقدس خلیفہ غلام محمد دین پوریؒ نے استخلاص وطن کے لئے قید وبند کی صعوبتیں بھی برداشت کیں۔حضرت خلیفہ صاحبؒ کے بعد سیدی و مرشدی حضرت میاں عبدالہادیؒ سجادہ نشین مقرر ہوئے، جنہوں نے درگاہ کی روایات کو نہ صرف برقرار رکھا بلکہ اسے آگے بڑھایا۔حضرت ثانیؒ نے ۱۹۵۳ء اور۱۹۷۴ء کی ختم نبوت تحریکوں میں بھرپور کردار ادا کیا اور جناب ذوالفقار علی بھٹو کے دور میں تحریک نظام مصطفی کے قائدین کو اپنی سرپرستی اور دعاؤں سے نوازا۔جمعیت علماء اسلام کے مرکزی امیر شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستیؒ آپ ہی کے خلیفہ تھے۔

۱۹۷۸ء میں حضرت ثانیؒ کی وفات کے

بعد آپ کے فرزند ارجمند حضرت میاں سراج احمد دین پوریؒ آپ کے جانشین مقرر ہوئے۔ موصوف جمعیت علماء اسلام کے مرکزی امیر بھی رہے۔ بہت ہی ذاکر وشاکر انسان تھے، ان کی وفات کے بعد آپ کے فرزند ارجمند حضرت اقدس میاں مسعود احمد دین پوری دامت برکاتہم سجادہ نشین بنائے گئے۔ آنجناب نے اپنے آباؤ اجداد کی وراثت کو خوب سنبھالا اور نبھایا ہوا ہے۔ اللہ پاک حضرت موصوف کو صحت وسلامتی سے سرفراز فرمائیں۔ مغرب اور عشاء کے درمیان دین پور شریف حاضری ہوئی۔ حضرت اقدس کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھی۔ رات دین پور شریف لنگر کے مہمان خانہ میں گزاری، اگلے روز ۱۸ر فروری اشراق کے بعد حضرت والا کی خدمت میں کچھ وقت گزارا اور حضرت والا کی دعائیں لے کر اگلے سفر پر روانہ ہوئے۔

جامعہ دارالعلوم فتحیہ: احمد پور شرقیہ کی مرکزی دینی درسگاہ ہے، جس کے بانی مولانا قاری اللہ بخش مدظلہ ہیں۔ ۱۸ر فروری صبح ۱۱ بجے جامعہ کے طلبا واساتذہ کرام سے بیان ہوا اور طلبا کو چناب نگر کورس میں شرکت کی دعوت دی، کئی ایک طلبا نے شرکت کا ارادہ کیا اور نام لکھوائے۔

جناب شیر محمد قریشیؒ کے گھر علماء کرام کا اجتماع: جناب شیر محمد قریشیؒ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے احمد پور شرقیہ میں امیر رہے۔ اب ان کے فرزند ارجمند حافظ خورشید عالم مجلس احمد پور کے امیر ہیں۔ ان کے ڈیرہ پر دو درجن سے زائد علماء کرام نے شرکت کی۔ راقم نے تحریک ختم نبوت اور اس کے مطالبات پر روشنی ڈالی اور موجودہ حکمرانوں کے لادین عزائم کے مقابلہ میں بند باندھنے کے لئے ۶ر مارچ کی ختم نبوت کانفرنس کی ضرورت واہمیت پر روشنی ڈالی اور احمد پور کے علماء کرام کو بھرپور کردار ادا کرنے کی درخواست کی۔ علماء کرام نے ارادہ کیا کہ انشاء اللہ العزیز بھرپور قافلہ شرکت کرے گا۔

اُچ شریف میں علماء کنونشن: اُچ شریف کسی زمانہ میں ریاست رہی ہے اور ہمارے سلسلہ قادریہ راشدیہ کے آٹھ مشائخ مدفون ہیں۔ محلّہ شمیم آباد کی جامع مسجد ابوبکر صدیق میں ظہر کی نماز کے بعد علماء کرام کا کنونشن مولانا رشید احمد عباسی مدظلہ کی صدارت میں منعقد ہوا۔ مولانا محمد اسحاق ساقی اور راقم نے کانفرنس میں شرکت کے لئے آراء وتجاویز مانگیں۔ علماء کرام نے کہا کہ انشاء اللہ العزیز قافلوں کی صورت میں شرکت کریں گے اور اب تک ہونے والی سرگرمیوں سے آگاہ کیا۔ لبانہ چوک کی جامع مسجد چھوٹے شاہ میں مغرب کی نماز کے بعد ۶ر مارچ کی ختم نبوت کانفرنس کے سلسلہ میں اجتماع منعقد ہوا۔ تلاوت ونعت کے بعد ضلعی مبلغ مولانا محمد اسحاق ساقی اور راقم کے بیانات ہوئے۔ مقررین نے کانفرنس میں شرکت کے لئے سامعین سے عہد لیا۔ مسجد ہذا کے متولیان میں سے دارالعلوم مدنیہ بہاولپور کے استاذ مولانا مفتی محمد یوسف سلمہ ہیں۔

جامعہ مدنیۃ العلوم دلاور کالونی: ۱۹ر فروری ۱۰ بجے صبح جامعہ کے اساتذہ وطلبا سے قادیانیوں کے عقائد وعزائم اور ان کے انسداد کے سلسلہ میں طلبا وعلماء کرام کی ذمہ داری کے عنوان پر خطاب کیا اور جامعہ کے طلبا کو چناب نگر کورس میں شرکت کی دعوت دی۔

دارالعلوم مدنیہ بہاولپور میں ختم بخاری شریف کی تقریب: ۱۹ر فروری ظہر کی نماز کے بعد دارالعلوم مدنیہ میں تکمیل بخاری کی تقریب منعقد ہوئی، جس کی صدارت مولانا مفتی عطاء الرحمٰن نے کی۔ تقریب سے جامعہ صولتیہ مکہ مکرمہ کے شیخ الحدیث حضرت مولانا سیف الرحمٰن المہند مدظلہ، حضرت مولانا پیر عزیز الرحمٰن ہزاروی دامت برکاتہم نے خطاب کیا۔ حضرت پیر صاحب سے قبل راقم نے بھی چند منٹ بیان کیا۔ دارالعلوم مدنیہ کے بانی حضرت مولانا غلام مصطفیٰ بہاولپوریؒ تھے جو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دارالمبلغین کے اولین فضلاء میں سے تھے۔ ایک عرصہ مجلس کے مبلغ بھی رہے۔ ان کی وفات کے بعد ان کے فرزند ارجمند مولانا زبیر احمدؒ مہتمم بنائے گئے وہ بھی جواں عمری میں وفات پاگئے، اب حضرت مولانا مفتی عطاء الرحمٰن مدظلہ مہتمم وشیخ الحدیث ہیں، جو ہمارے سابق صدر المبلغین مولانا محمد شریف بہاول پوریؒ کے فرزند ارجمند اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بہاولپور کے نائب امیر ہیں۔

جامع مسجد رحمانیہ لودھراں: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لودھراں شہر کے امیر مولانا محمد مرتضیٰ سلمہ ہیں۔ ان کی استدعا پر جامع مسجد رحمانیہ لودھراں میں ۲۰ر فروری ۲۰۲۰ء کو مغرب سے عشاء تک درس وبیان ہوا، جس میں کثیر تعداد میں مسلمانوں نے شرکت کی۔ تقریب کی صدارت مولانا سیّد احمد سعید کاظمی مدظلہ نے کی۔ موصوف کے والد محترم حضرت مولانا مبشر احمد شاہؒ دارالعلوم دیوبند کے فاضل اور ہمارے حضرت بہلویؒ کے خلیفہ راشد تھے۔ مولانا محمد اسماعیل شاہ کاظمی معروف خطیب ان کے چھوٹے بھائی ہیں۔

تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء کے عدالتی تحقیقاتی کمیشن کے

سات سوالات کا جواب الجواب

مرزائیوں سے ہائی کورٹ کے ۷ سوالات.... مرزائیوں کے مغالطہ آمیز جوابات اور مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھری رحمۃ اللہ علیہ کا تاریخی جواب الجواب!

سوالات

۱...... جو مسلمان، مرزا صاحب کو نبی بمعنی ملہم اور مامور من اللہ نہیں مانتے کیا وہ مؤمن اور مسلمان ہیں؟

۲...... جو شخص مرزا غلام احمد کو نبی نہیں مانتا کیا وہ کافر ہے؟

۳...... ایسے کافر ہونے کے دنیا اور آخرت میں کیا نتائج ہیں یعنی اگر غلام احمد کو نبی نہ ماننا کفر ہے تو ایسے کفر کے دنیا اور آخرت میں کیا نتائج ہیں؟

۴...... کیا مرزا صاحب کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح اور اسی ذریعہ سے الہام ہوتا ہے؟

۵...... کیا احمدیہ عقیدہ میں شامل ہے کہ ایسے شخص کا جنازہ جو مرزا صاحب پر یقین نہیں رکھتے بے فائدہ ہے؟

۶...... کیا احمدی اور غیر احمدی میں شادی جائز ہے؟

۷...... احمدیہ فرقہ کے نزدیک امیر المؤمنین کی خصوصیت کیا ہے؟ (قسط:۵)

ایک حدیث میں فرمایا:''ولو سلط علیکم عبد حبشی ''یعنی اگر کسی وجہ سے مسلمانوں پر ایسا بادشاہ مسلط ہو جائے جو ناپسندیدہ ہو تو پھر بھی اس کی اطاعت کرنا۔ تاکہ مسلمانوں کے اتحاد کو نقصان نہ پہنچے۔ الغرض کوئی شیعہ سنت نبی اور اتحاد بین المسلمین اور شمولیت جماعت مسلمین کے مخالف نہیں ہے۔

(ج) مقلد:

مقلدین اپنے آپ کو ائمہ مجتہدین کی طرف نسبت کرتے ہیں اور ان کا عقیدہ یہ ہے کہ کتاب وسنت کی تشریح میں ایسے شخص کا قول معتبر ہوگا جو اپنے زمانے میں علم وفضل اور تقویٰ اور خشیت میں ممتاز علی القرآن وسنت ہو اور اجتہادی مسائل میں امام مجتہد کا قول مانا جائے گا۔ کوئی بھی غیر مقلد نہ تو اس اصول کی تردید کرتا ہے اور نہ کسی امام مجتہد کو برا کہتا ہے بلکہ ان سب کو بزرگ اور اہل علم تصور کرتا ہے۔

(د) غیر مقلد:

غیر مقلدین اپنے آپ کو آج کل اہل حدیث کہلاتے ہیں۔ ان کا اصول یہ ہے کہ سب سے پہلے ہر مسئلہ میں کتاب وسنت پر عمل کیا جائے۔ اگر کوئی ایسا واقعہ پیش آجائے۔ جس کا حکم قرآن وسنت سے نہ سمجھ میں آئے تو اقوال ائمہ کی طرف رجوع کیا جائے گا۔ اصولی طور پر یہ درست اور صحیح امر ہے کہ کسی فرقہ نے اس اصول سے کبھی ناپسندیدگی کا اظہار نہیں کیا۔ اختلاف تو مسائل سمجھنے پر ہوتا ہے۔ فرقہ بندی جس اصول اور جس عقیدہ کے سبب سے ہوئی یا جس شخصیت یا عقیدہ کی وجہ سے ہوئی یا جس شخصیت یا عقیدہ سے کسی فرقہ کی بنیاد رکھی گئی۔ اس کی بناء پر کسی فرقہ نے دوسرے فرقہ کو کافر نہیں کہا۔

نوٹ: دیوبندی اور بریلوی۔ دراصل یہ فرقے نہیں بلکہ ایک فرقہ کی دو جماعتیں ہیں۔ اصول دونوں فرقوں کا ایک ہے دونوں حضرات امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مقلد ہیں۔ ان کی مثال ایسی ہے جیسے ایک خاندان کی مختلف شاخیں۔

(ہ) فرقہ احمدیہ:

احمدی یا مرزائی حضرات کی نسبت مرزا غلام احمد قادیانی کی طرف ہے۔ یعنی یہ فرقہ مرزا غلام احمد قادیانی کو اپنا پیشوا مانتا ہے اور ان کا عقیدہ یہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی اپنے جملہ دعاوی میں سچا تھا۔ فرقہ احمدیہ کی تعریف قادیانی اور لاہوری دونوں جماعتوں پر صادق آتی ہے۔ ان کا آپس میں اختلاف اندرونی مسائل کا اختلاف ہے۔ اس سے دوسرے فرقوں کا تعلق نہیں ہے۔ یہ فرقہ اپنی تعریف کی بنا پر دوسرے تمام اسلامی فرقوں سے

ممیز ہوتا ہے۔ مسلمانوں کے تمام فرقوں کے نزدیک جس شخصیت کی طرف فرقہ احمدیہ کی نسبت ہے۔ وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج اور مرتد تھی۔ اس شخص کے دعاوی کو درست اور صحیح سمجھنا تمام اسلامی فرقوں کے نزدیک صریح کفر ہے۔ اس لئے مرزا غلام احمد قادیانی کے متبعین دونوں گروہ صریح کافر، دائرہ اسلام سے خارج اور مسلم قوم سے ایسے ہی علیحدہ ہیں جیسے یہود اور عیسائی بلکہ ان سے بھی بدتر ہیں۔ جس نبی پر یہودی اور عیسائی ایمان لاتے ہیں اور اپنے وقت کے صادق اور خدا کے مبعوث نبی تھے مگر قادیانی جس شخص کو اپنا پیشوا مانتے ہیں وہ کاذب اور جھوٹا تھا۔

یہاں سب سے پہلے اس امر کی وضاحت ضروری معلوم ہوتی ہے کہ مرزائیوں اور مسلمانوں کے درمیان تکفیر کا مسئلہ بنیادی اور قطعی کفر کا مسئلہ ہے اور مسلمانوں کے باہمی فرقوں کا باہمی کفر فقہی اور فروعی ہے۔ اس امر کی وضاحت کے لئے مندرجہ ذیل استدلال پیش کیا جاتا ہے۔

ا...... اہل اسلام کے ہاں کفر کے کچھ مدارج ہیں۔ دراصل ''کفر'' کا لفظ ''ایمان'' کے مقابلے میں بولا جاتا ہے۔ ''**الاشیاء تعرف باضدادھا**'' مشہور عربی مقولہ ہے کہ ہر چیز اپنے مقابل یعنی ضد سے پہچانی جاتی ہے۔ سب سے پہلے ضروری ہے کہ ہم ایمان کی حقیت سمجھ لیں۔ پھر ہمارے لئے کفر کی حقیقت معلوم کرنا آسان ہو جائے گا۔

ایمان اسے کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کے تمام فرشتوں، آسمانی کتابوں، اس کے تمام رسولوں اور موت کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے اور تقدیر پر ایمان لایا جائے یعنی ان باتوں کا زبان سے اقرار اور دل سے تصدیق کی جائے۔ ان امور پر حضور ﷺ بھی یقین رکھتے تھے اور اہل بیت اور تمام مسلمان بھی یقین رکھتے تھے۔ مگر یہ بات واضح ہے کہ سب کا ایمان ایک ہی درجہ کا نہیں ہوسکتا۔ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ایمان ایک درجہ کا نہیں ہوسکتا اور نہ حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ کا ایمان اور ہم جیسے گنہگاروں کا ایمان برابر ہوسکتا ہے۔

اسی طرح ایمان کے مقابلے میں کفر کے بھی مدارج ہوں گے۔ کیونکہ ایمان اور کفر ایک دوسرے کی اضداد ہیں۔ حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب بخاری شریف میں ''کفر دون کفر'' کے عنوان سے ایک باب باندھا ہے اور گویا سب کفر برابر نہیں ہوتے بلکہ اس کے کچھ مدارج ہیں۔ اس کو ایک مثال سے واضح کیا جاتا ہے۔ ہم سب سے پہلے تمام مذاہب میں کوئی ایسا بنیادی مسئلہ تلاش کریں۔ جس سے ایک مذہب دوسرے مذہب سے ایک قوم دوسری قوم سے (قوم سے مراد شرعی قوم) ممیز ہو سکے۔

جہاں تک اللہ تعالیٰ کے وجود کا سوال ہے اس میں سب کا اتفاق ہے۔ عبادات اور اخلاق تمام مذاہب میں موجود ہے۔ ان کے عنوانات چاہے کوئی ہوں۔ اس لئے یہ امور امتیاز بین المذاہب کا سبب نہیں ہوسکتے۔ صرف ایک نبی کا وجود ایسا ہے جس سے ایک مذہب دوسرے مذہب سے اور ایک قوم دوسری قوم سے جدا ہوتی ہے۔ نبی کی مثال ایک دیوار کی ہے جو اپنے خارج کو داخل سے جدا رکھتی ہے۔ جب تک یہ دیوار قائم رہے گی دیوار کا خارج اور داخل آپس میں نہیں مل سکتے۔ دیوار مختلف احاطوں کو محفوظ رکھتی ہے، بلکہ اگر ایک بڑے احاطہ میں ایک دیوار قائم کر دی جائے تو اس احاطے کو دو حصوں میں تقسیم کر دیتی ہے۔ ٹھیک اسی طرح ایک نبی کا وجود اپنی امت کے لئے احاطہ ہے۔ دیوار ہے۔ جو دوسری امتوں سے اپنی امت کو علیحدہ رکھتی ہے۔ لیکن اگر اس نبی کے بعد کوئی اور نبی آ گیا تو گویا ایک دیوار اور کھنچ گئی اور ایک حصہ اس احاطہ سے کٹ گیا۔ یعنی اب اس نبی کی امت دو امتوں میں تقسیم ہوگئی۔ مثلاً حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانے والے یہودی ایک امت تھے۔ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام تشریف لے آئے تو یہودیوں میں سے جو لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت پر ایمان لائے وہ یہودیوں سے علیحدہ ہو گئے اور اب وہ عیسائی بن گئے۔ اس کے بعد حضرت خاتم النّبیین ﷺ تشریف لائے تو آپ کو ماننے والے مسلمان نہ ماننے والے (عیسائیوں) سے جدا ہوگئے اور اب اس طرح اگر بالفرض حضور سرور کائنات حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد کوئی اور نبی آ جائے تو اس کو ماننے والے، نہ ماننے والوں (مسلمان) سے جدا قوم ہو جائیں گے۔ چنانچہ اس اصول کے تحت مرزا غلام احمد کو نبی ماننے والے اور حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو نبی ماننے والے ایک امت نہیں ہوسکتے۔ مسلمان جدا قوم اور مرزائی جدا قوم ہوں گے۔

(جاری ہے)

ملتان کی ختم نبوت کانفرنس..... جو نہ ہوسکی

ملتان ہر زمانہ میں تحریک ختم نبوت کا مرکز رہا ہے۔تحریک ختم نبوت کے عظیم راہنما امیر شریعت حضرت مولانا سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے قیام پاکستان کے تھوڑا عرصہ بعد ملتان میں اپنی رہائش پسند کی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دوسرے امیر حضرت مولانا قاضی احسان احمدؒ ملتان کے قریب شجاع آباد کے رہائشی تھے اور اب بھی شجاع آباد کے مرکزی قبرستان میں محو استراحت ہیں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے بانی، ناظم اعلیٰ اور تیسرے امیر حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ جامعہ خیرالمدارس ملتان میں آرام فرما ہیں۔ قیام پاکستان سے پہلے ہی ملتان کو ہیڈکوارٹر بنالیا گیا تھا۔عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا مرکزی دفتر بھی ملتان میں واقع ہے۔

۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت کے آغاز میں تھانہ کُب کا واقعہ رونما ہوا، ایک بدبخت پولیسئے نے گولی چلاکر آٹھ نوجوانوں کو شہید کردیا، جو مولانا احمد سعید کاظمی کے مزار کے باہر محو استراحت ہیں۔

غرضیکہ ملتان کو تحریک ختم نبوت کا مرکز ہونے کی سعادت حاصل ہے۔ یہاں کسی زمانہ میں قلعہ کہنہ قاسم باغ پر ہر سال عظیم الشان ختم نبوت کانفرنسیں ہوتی رہیں۔ کچھ عرصہ پہلے قلعہ پر کانفرنس ہوئی اب عرصہ دراز کے بعد ۶ /مارچ کو قلعہ کہنہ قاسم باغ کے اسٹیڈیم میں ہونا قرار پائی۔ ملتان شہر ۲۲ یونٹوں میں تقسیم کیا گیا اور ۲۲ یونٹوں کے ذمہ دار مقرر کئے گئے۔ شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے کانفرنس کی وجہ سے جنوبی پنجاب کے علاوہ دیئے گئے، تبلیغی پروگرام ملتوی کردیئے۔

مولانا محمد انس، مولانا وسیم اسلم، مولانا خالد عابد، مولانا محمد اسعد، مولانا محمد بلال، مولانا حمزہ لقمان، مولانا محمد عثمان، مولانا محمد امین نے دن رات ایک کر کے کانفرنس کی تشہیر کی۔

اشتہارات، پینافلیکس، ہینڈبل ہزاروں کی تعداد میں شائع کر کے لگوائے گئے اور تقسیم کئے گئے۔ اٹھارہ اضلاع کے سینکڑوں مقامات پر ختم نبوت کانفرنسیں، اجتماعات، کنونشن منعقد کئے گئے۔ ایسے ہی سینکڑوں سے زائد مساجد میں دروس کا اہتمام کیا گیا۔ جہاں بھی جانا ہوا، جماعتی احباب کا جوش و خروش دیدنی تھا۔ ہزاروں بسوں پر مشتمل قافلے ترتیب دیئے گئے۔

۵ /مارچ کو سینکڑوں موٹر سائیکلوں پر مشتمل ریلی نکالی گئی، جو دفتر ختم نبوت سے شروع ہوکر گھنٹہ گھر، کچہری روڈ، نواں شہر، ضلع کچہری، حرم گیٹ، بوہر گیٹ، پاک گیٹ، دولت گیٹ، حسین آگاہی، لوہاری گیٹ سے ہوتے ہوئے دفتر مرکزیہ پہنچی۔ شدید ترین بارش کے باوجود ریلی جوش وخروش سے نکالی گئی۔تمام تر انتظامات مکمل کرلئے گئے کہ بارش شروع ہوگئی جو دو روز تک جاری رہی اور اسٹیڈیم میں کئی فٹ پانی جمع ہوگیا۔محکمہ موسمیات نے پیشین گوئی کی کہ بارش کا سلسلہ ۶ /مارچ ۵ بجے شام تک جاری رہے گا تو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنماؤں کا اجلاس مرکزی نائب امیر مولانا صاحبزادہ عزیز احمد مدظلہ کی صدارت میں منعقد ہوا، جس میں حضرت مولانا عزیزالرحمٰن جالندھری، مولانا اللہ وسایا، مولانا مفتی ظفر اقبال، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا محمد انس، مولانا وسیم اسلم، مولانا محمد ساجد، مولانا حمزہ لقمان، مولانا عبدالرشید غازی، مولانا خالد عابد، مولانا محمد بلال، مولانا عزیزالرحمٰن ثانی سمیت کئی ایک احباب نے شرکت کی، جس میں کافی غور وخوض کے بعد کانفرنس کے ملتوی ہونے کا اعلان کردیا گیا۔

فیس بک، واٹس ایپ، سوشل میڈیا کے ذریعہ آناً فاناً پورے ملک میں خبر پہنچ گئی، ٹیلیفون کالوں کا تانتا بندھ گیا۔ جس نے بھی سنا انتہائی افسردگی کا اظہار کیا۔ملتوی کرنے کے بغیر چارہ کار ہی نہ تھا۔جنوبی پنجاب اور ملحقہ تقریباً اٹھارہ اضلاع میں بھرپور محنت ہوچکی تھی۔شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ، قائد جمعیت مولانا فضل الرحمٰن مدظلہ، سلسلۂ نقشبندیہ کے معروف بزرگ مولانا پیر ذوالفقار احمد نقشبندی اور مولانا محمد اعجاز مصطفی سمیت تمام مہمانانِ گرامی طویل ترین اسفار کی صعوبتیں برداشت کر کے ملتان تشریف لاچکے تھے۔

خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف کے سجادہ نشین مولانا صاحبزادہ خلیل احمد بھی تشریف لے آئے۔ مرکزی نائب امیر مولانا صاحبزادہ عزیز احمد مدظلہ کانفرنس کے لئے تین روز پہلے تشریف لے آئے اور آپ نے رفقاء سمیت اسٹیڈیم کا معائنہ کیا اور انتظامات پر اطمینان کا اظہار فرمایا۔ اللہ پاک کے کاموں اور فیصلوں میں کوئی مداخلت نہیں کرسکتا۔

ملتان، بہاولپور، ڈیرہ غازی خان ڈویژنوں میں بھرپور محنت کے باوجود کانفرنس ملتوی کردی گئی۔ مذکورہ بالا ڈویژنوں کے تمام اضلاع کے جامعات نے سالانہ امتحانات سر پر ہونے کے باوجود ایثار و قربانی کی لازوال داستانیں مرتب کیں۔ ہمارے حضرت بہلویؒ کے نواسے جامعہ اشرفیہ مان کوٹ کے مہتمم مولانا مفتی محمد احمد انور نے شب روز محنت کی اور بلا مبالغہ دسیوں مقامات پر خطاب کیا۔ ملتان شہر کے ۲۲ یونٹوں میں رابطہ کمیٹیاں قائم کی گئیں جنہوں نے دن رات ایک کر کے محنت کی اللہ پاک تمام احباب کی مساعی جمیلہ کو قبول فرمائیں اور تمام رفقاء کے لئے مغفرت کا باعث بنائیں۔ آمین یا الٰہ العالمین۔

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

REGD.SS.160

مطبوعات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

نمبر شمار	نام کتاب	مصنف	صفحات	رعائتی قیمت
1	قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ	پروفیسر محمد الیاس برنیؒ	1129	350
2	رئیس قادیان	ابوالقاسم مولانا محمد رفیق دلاوریؒ	672	200
3	ائمہ تلبیس	ابوالقاسم مولانا محمد رفیق دلاوریؒ	752	200
4	تحفہ قادیانیت (چھ جلدیں)	حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ	3240	1000
5	فتاوی ختم نبوت (تین جلدیں)	مولانا سعید احمد جلالپوری شہیدؒ	1644	1000
6	محاسبہ قادیانیت. جلد نمبر 1	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	480	200
7	محاسبہ قادیانیت. جلد نمبر 2	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	528	200
8	محاسبہ قادیانیت. جلد نمبر 3	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	572	200
9	محاسبہ قادیانیت. جلد نمبر 4	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	544	200
10	محاسبہ قادیانیت. جلد نمبر 5	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	528	200
11	محاسبہ قادیانیت. جلد نمبر 6	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	552	200
12	محاسبہ قادیانیت. جلد نمبر 7	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	440	200
13	محاسبہ قادیانیت. جلد نمبر 8	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل		200
14	قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر بحث کی مصدقہ رپورٹ (5 جلدیں)	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	2952	800
15	قادیانی شبہات کے جوابات (کامل)	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	688	300
16	چمنستان ختم نبوت کے گلہائے رنگارنگ (تین جلدیں)	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	1672	500
17	آئینہ قادیانیت	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	216	100
18	ایک ہفتہ شیخ الہندؒ کے دیس میں	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	192	100
19	تذکرہ حکیم العصرؒ (مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ)	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	376	100
20	لولاک کا خواجہ خواجگانؒ نمبر	عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان	1008	300
21	قادیانیوں سے فیصلہ کن مناظرے	جناب محمد متین خالد صاحب	296	100
22	مشاہیر کے خطبات ختم نبوت	جناب صلاح الدین بی، اے ٹیکسلا	312	100
23	قادیانی تفاسیر کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ	ڈاکٹر محمد عمران	352	200

نوٹ:...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تبلیغی ادارہ ہے۔ تبلیغ کے نقطۂ نظر سے تقریباً لاگت پر کتب مہیا کی جاتی ہیں۔

ملنے کا پتہ: مرکزی دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، حضوری باغ روڈ ملتان فون: 061-4583486